گلابو
میرال خان
Pdf available at
www.novelsclubb.com
FB/INSTA:
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

گلابو

از

میرال خان

www.novelsclubb.com

وہ پوری آٹھ گھنٹے کی نیند لیکر بیدار ہوئی تھی مگر آنکھیں ابھی بھی کھلنے سے انکار کر رہی تھیں۔

: سر بھی چکرا رہا تھا پورا بدن تھکا تھکا سا تھا جیسے وہ کوسوں پیدل سفر کر کے آئی ہو

کافی دن سے اس کے ساتھ ایسا ہی ہو رہا تھا۔

وہ آرام کرنے کے باوجود خود کو تھکا ہوا محسوس کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

: اسکا خوبصورت سا چہرہ چند دن میں مرجھایا سا لگنے لگا تھا

: عجیب سی مردنی سی چھائی تھی اسکے سارے وجود پر

: وہ اٹھی اور شاور کا سوچ رہی تھی مگر کمزوری اور تھکاوٹ سے ارادہ مسترد کر دیا

: فریدہ نے کمرے کی لائٹ جلتی دیکھی تو کمرے میں چلی آئی

اٹھ گی میری شہزادی اس نے

: زوبیہ کی بلائیں لی

مگر دوسرے ہی لمحے اس کے پیلے زرد چہرے اور الجھے میلے بالوں کو دیکھ کر

: ششدر سی رہ گئی

اے ہاے میری بچی یہ کیا حال بنالیا تو نے کیا ہوا بخار تو نی ہو گیا تجھے فریدہ نے بخار

: چیک کرنے کو اسکی پیشانی کو ہاتھ لگایا تو تڑپ اٹھی

: ماتھا آگ کی طرح تپ رہا تھا اسکا

www.novelsclubb.com

ارے سکینہ یہاں آؤ جلدی سے

جی بڑی بیبی سکینہ اس گھر کی خاص خادمہ اور خدمت گزار تھی خاص کر زوبیہ کے

: سارے کام اسی کے ذمے تھے

تجھے ہوش نی ہے کیا چھوٹی بیبی بخار سے جل رہی ہے وہ تو میں ابھی آئی کمرے میں تو اسکی حالت دیکھی

معافی چاہتی ہوں بڑی بیبی کیا کروں چھوٹی بیبی روز مجھے کمرے سے نکال دیتی ہیں اس لئے پتہ نی چلا :

جاؤ جا کر

ڈرائیور سے بولو جلدی گاڑی نکالے چھوٹی بیبی کو ڈاکٹر کے پاس لیکر جانا ہے :

اور تمہاری خبر تو میں بعد میں لیتی ہوں وہ سکینہ کو غصے سے گھورتی ہوئی بولیں :

زوبیہ دو بھائیوں کی اکلوتی اور بہت ہی لاڈلی بہن تھی :

وہ خاندانی وڈیرے تھے ہر طرف انکی دھاک تھی دولت نسلوں سے گھر کی باندی تھی :

پنڈ کے پنڈ انکے غلام تھے وہ راویتی وڈیرے تھے :

www.novelsclubb.com

: زوبیہ بہت ہی خوش شکل بچی تھی گوری چٹی نیلی آنکھوں اور سنہرے بالوں والی

ایک بار پنک فروک پہنے وہ صحن میں اپنی گڑیا سے کھیل رہی تھی تو دادی نے اسے

: پیار سے آواز دی آؤ گلابو ادھر تو آ ذرا

بس پھر اسکا نام ہی گلابو پڑ گیا؛

سب پیار سے اسے گلابو بلانے لگے جب تک بچی تھی تب تک تو ٹھیک مگر اب وہ

اٹھارہ سال کی خوبرو جوان لڑکی تھی اب وہ گلابو نام سے

: چڑنے لگی تھی

جب بھائی اسے تنگ کرنے کو گلابو پکارتے روتی بسورتی دادو کو شکایت لگاتی کیا ہے

دادو آپ نے میرا اتنا اچھا نام بگاڑ دیا وہ منہ بنا کر بیٹھ جاتی تھی دادو دونوں پوتوں کو

سمجھاتی تھیں اب کوئی بھی میری زوبیہ کو گلابو نہ بولے ورنہ اسکی خیر نہیں ہے؛

اوکے دادو اب نی بولیں گے وہ کان پکڑ کر سوری بولتے مگر۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی گلابو گلابو کی پکار دوبارہ پڑنے لگتی:

: وہ بہت ایکٹو بچی تھی اسنے چھت پر اپنا منی گارڈن بنا رکھا تھا

: گھر میں بہت بڑا لان موجود تھا

مگر اسنے اپنے ہاتھوں سے کچھ پلانٹ لگاے تھے پھر اس کا شوق بڑھتا ہی گیا اور

چھت پر پودوں اور فلاورز کی تعداد بھی اسنے گلاب موتیارات کی رانی اور بہت

: سارے انواع قسم پھولوں کے پودے لگا رکھے تھے

: مگر اسے گلاب اور موتیے سے عشق تھا

وہ سارا سارا دن چھت پر اپنے گارڈن میں گزار دیتی کبھی کبھی شام اور رات بھی

:

: یہ کوئی غلط شوق نی تھا جو کوئی اسے منع کرتا

گلاب کا ایک پودا ایسا تھا جن پر ہر موسم میں بہار ہو جھاڑ ا یا خزاں ہوا نکے پھول کبھی ختم نہیں ہوتے تھے؛

: اسے عشق تھا

گلابو کو لگتا تھا یہ پودا اس سے باتیں کرتا ہے وہ گھنٹوں اس کے پاس بیٹھی رہتی اسنے : ایک چیئر بلکل اس پودے کے پاس سیٹ کرلی ہوئی تھی

وہ جب بھی چھت پر آتی گلابو کو لگتا وہ گلاب کا پودا اسے دیکھ کر جھومنے لگتا ہے؛ اگر ہوا نہیں بھی ہوتی تو تو وہ پودا ایسے ہلنے لگتا تھا جیسے زوبیہ کے آتے ہی خوشی سے جھوم رہا ہو،

www.novelsclubb.com

****

سٹڈی سے فری ہوتے ہی زوبیہ

روف پر بھاگتی تھی۔

کبھی پودوں کو پانی لگاتی کبھی سپرے کرتی کبھی فالتو پتوں کی کانٹ چھانٹ کرتی۔

جب اس سارے کام سے فری ہوتی پھر اپنے پسند کے گلاب کے پاس بیٹھ کر اطمنان سے آنکھیں موندھ کر نیم دراز ہو جاتی تھی۔

جیسے ہی وہ آنکھیں موند کر نیم دراز ہوتی گلاب کا پودا رقص کرنے لگتا جھومتا ہوا اسکے پیروں میں سلامی دیتا۔

زوبیہ کو:

ایسے لگتا جیسے اس کے بیٹھتے ہی گلاب اسکے قدم چوم کر سلامی دیتا ہو؛

اسے بہت سکون ملتا تھا گلاب کے پودے کے پاس بیٹھ کر۔۔

پہلی بار اسے یہ احساس تب ہوا۔۔

وہ کالج سے آکر سو گیی آنکھ کھلی تو شام کے چار بج رہے تھے۔۔

وہ نہا کر چھت پر چلی آئی گرمی کے دن تھے۔۔

آج صبح سے بہت گرمی تھی مگراب بدل بن گئے تھے ساتھ ٹھنڈی ہوا بھی چل رہی تھی۔۔

زوبیہ نہا کر چھت پر آگئی۔۔

چھت پراس ٹائم کوئی بھی نہیں تھا۔۔

بہت جادوئی ساماحول بناہوا تھا۔۔

بالکل خاموشی اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ساتھ گلاب کی مہک عجیب پر سرار سا ماحول بناہوا تھاہلکاملجگااندھیراوہ اپنے پودوں کے پاس گلاب کے پاس چیئرپر بیٹھ گی۔۔

زوبیہ نے سرخ سوٹ پہناہوا تھا

www.novelsclubb.com

جس پر بڑے بڑے سیاہ گلاب بنے ہووے تھے گلاب کے پھولوں کے کنارے گولڈن بریک ستاروں کی آوٹ لائن کی گی تھی سیاہ لونگ دوپٹہ اسکے گلے میں ایسے لپٹا ہوا تھا جیسے کوئی نیکلس کی موٹی ڈوری ہو کریب کا دوپٹہ تھا۔۔

اسکے گھٹنوں سے بھی لمبے گیلے بال چیئر پر بیٹھنے سے اور بھی لمبے لگ رہے تھے ہاف سلیوز اسکی گوری بانہیں بہت نمایاں کر رہے تھے۔۔

ہاتھوں میں کالی چوڑیاں غضب ڈھا رہی تھی۔۔

وہ کوئی حور یا اپسرا سے بھی بڑھ کر لگ رہی تھی۔۔

بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک ٹپک کر فرش گیلا کر رہے تھے۔

وہ آنکھیں بند کیئے جانے کن خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی

جب اچانک ایک ہوا کا تیز جھونکا گزرا ساتھ ہی زوبیہ کو تیز سی خوشبو محسوس ہوئی

۔۔

وہ چونک کر اٹھی شاید کوئی چھت پر آیا ہے۔۔

ادھر ادھر دیکھا تو کوئی بھی نی تھا۔۔

شاید ساتھ والوں کی چھت پر کوئی آیا ہو اسی کی پرفیوم کی خوشبو ہو گی۔۔

اسنے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں اور دوبارہ اپنی خیالی دنیا میں کھو گیی۔۔

چند سکینڈ ہی گزرے ہونگے اسے اپنے بہت قریب کسی کی تیز تیز سانسوں کی آواز آئی۔۔

اب وہ ڈر گیی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اسنے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی نی تھا۔۔

اب وہ

بہت گھبرا گیی تھی ادھر ادھر دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا اسنے اپنے چاروں طرف اچھی طرح دیکھا تو کوئی زی روح نہیں تھا سامنے بس ایک بہت ہی صحت مند کالا سا

بلا بیٹھا ہوا تھا جو اسے ہی گھور کر دیکھ رہا تھا بلا بہت ہی ہیبت ناک سا تھا اسکی آنکھیں

بیحد نیلی تھیں اور آنکھوں میں بجلیاں سی چمک رہی تھی اسے یہ بلا بیحد عجیب اور

ڈراونا سا لگا اسے ایسا لگ رہا تھا اگر وہ کچھ دیر اور یہاں رکی تو یہ بلا مجھ پر حملہ کر دیگا وہ

چھلانگ لگا کر سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی نیچے آئی سامنے ہی اسکی دادو بیٹھی تھیں۔۔

ارے کیا ہوا لڑکی وہ سیدھی انکی گود میں آکر لیٹ گیی۔۔

اسکی سانس دھونکنی کی طرح چل رہی تھی۔۔

ارے کیا ہوا پگلی کیوں ہوا کے گھوڑے پر سوار تھی اور چھت پر اکیلی مت جایا کرو

ہزار بار بولا ہے۔۔

دادو میں تو تازہ ہوا کھانے گیی تھی۔۔

کنواری لڑکیاں یو بال کھلے چھوڑ کر شام کے ٹائم چھتوں پر نہیں جایا کرتی وہ پیار سے

زوبیہ کو سمجھا رہی تھیں جی دادو وہ سعادت مندی سے بولی شاباش میری بچی۔۔

www.novelsclubb.com

دادو سے بات کرتے کرتے اسکی نظریں بار بار سیڑھیوں جی طرف جا رہی تھیں وہ اندر ہی اندر ڈر رہی تھی وہ بلا کہیں نیچے نہ آ جائے۔۔

اب وہ

بہت گھبرا گئی تھی ادھر ادھر دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا اسنے اپنے چاروں طرف اچھی طرح دیکھا تو کوئی زی روح نہیں تھا سامنے بس ایک بہت ہی صحت مند کالا سا بلا بیٹھا ہوا تھا جو اسے ہی گھور کر دیکھ رہا تھا بلا بہت ہی ہیبت ناک سا تھا اسکی آنکھیں بیحد نیلی تھیں اور آنکھوں میں بجلیاں سی چمک رہی تھی اسے یہ بلا بیحد عجیب اور ڈراونا سا لگا اسے ایسا لگ رہا تھا اگر وہ کچھ دیر اور یہاں رکی تو یہ بلا مجھ پر حملہ کر دیگا وہ چھلانگ لگا کر سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی نیچے آئی سامنے ہی اسکی دادو بیٹھی تھیں۔۔

ارے کیا ہوا لڑکی وہ سیدھی انکی گود میں آ کر لیٹ گئی۔۔

اسکی سانس دھونکنی کی طرح چل رہی تھی۔۔

ارے کیا ہوا پگلی کیوں ہوا کے گھوڑے پر سوار تھی اور چھت پر اکیلی مت جایا کرو ہزار بار بولا ہے۔۔

دادو میں تو تازہ ہوا کھانے گی تھی۔۔

کنواری لڑکیاں یو بال کھلے چھوڑ کر شام کے ٹائم چھتوں پر نہیں جایا کرتی وہ پیار سے زوبیہ کو سمجھا رہی تھیں جی دادو وہ سعادت مندی سے بولی شاباش میری بچی۔۔

دادو سے بات کرتے کرتے اسکی نظریں بار بار سیڑھیوں کی طرف جا رہی تھیں وہ اندر ہی اندر ڈر رہی تھی وہ بلا کہیں نیچے نہ آجائے۔۔

رات کا کھانا کھا کر جیسے زوبیہ اپنے بیڈ پر لیٹی شام والا سین کسی فلم کی طرح اسکی آنکھوں میں چلنے لگا۔۔

یہی سوچتے سوچتے پتہ نہی کب اسکی آنکھ لگ گی۔۔

جیسے ہی آنکھ لگی اسکے روم کی میں ونڈو پر ھلکی سی دستک ہونے لگی۔۔

یہ دستک وقفے وقفے سے ہوتی ہوتی لگاتار ہونے لگی۔۔

دستک کی آواز نیند دماغ پر کسی ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھی۔۔

تنگ آکر اس نے کھڑکی کا دبیز پردہ ہٹایا جو اے سی کی کولنگ روکنے کے لئے ڈالا گیا تھا۔۔

کھڑکی کھول کر منڈھیر پر جھانکا تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔

اسنے کھڑکی بند کر کے پردہ دوبارہ سے برابر کر دیا۔۔

وہ بیڈ پر واپس آئی تو اسکی لیٹنے والی جگہ پر وہی کالا نیلی آنکھوں والا بلا آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔۔

اسے دیکھتے ہی وہ غرانے لگا

وہ بہت غصے سے زوبیہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

زوبیہ کی ڈر اور خوف سے ٹانگیں کانپنے لگیں۔

اس سے پہلے کے وہ ڈر کر وہاں سے رفو چکر ہوتی۔۔

بلا نے لمبی چھلانگ لگائی اور زوبیہ پر حملہ کر دیا۔۔

زوبیہ نے زوردار چیخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

******

وہ اپنی ہی دھن میں محو پرواز تھا جب ایک گھر کی چھت پر ایک عجب دلکش نظارہ نظر آیا۔۔

وہ بلاشبہ وہ ایک حسین منظر تھا بیحد حسین منظر اتنا حسین کے وہ پلکیں جھپکنی بھول چکا تھا۔۔

وہ گلاب کے پودے کے ساتھ گلاب بنی بیٹھی تھی۔۔

اسکی لمبی زلفوں سے شبنم کے قطرے زمین کو خوشبودار کر رہے تھے۔۔

اسے ایک نظر میں ہی عشق ہو گیا تھا۔۔

وہ اسے دیکھ نہیں سکتی تھی۔۔

اس لئے بے فکری سے اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

اسکے پنکھڑی جیسے ہونٹ نیم وا تھے۔۔

اسکے دل میں انکو چھونے کی خواہش مچلنے لگی۔۔

ہاں کیوں نہیں مجھے کون روکے گا۔۔

میں چھو سکتا ہوں اسکو۔۔

وہ بلکل اسکے قریب جا کھڑا ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے ہونٹوں کو چھونے کی کوشش میں جوں ہی اسکے قریب ہونے کی کوشش

کی اسے کرنٹ سا لگا۔۔

وہ بھی ایسے چونک کر اٹھی جیسے اسے اسکی موجودگی کا احساس ہو گیا ہو۔۔

لیکن وہ حیران تھا اسے چھونے میں ناکام کیسے ہو گیا کون سی ایسی روکاوٹ ہے جو

اسے اسکے قریب نہیں جانے دے رہی۔۔

وہ جھنجھلا اٹھا تھا آخر ایسا کیا ہے جو رکاوٹ ہے۔۔

غصے سے اسکی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔۔

وہ غراتا ہوا بلے کی شکل میں اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔

وہ اسے خطرناک بلے کی شکل میں دیکھ کر خوف سے نیچے بھاگ گئی تھی۔۔

اور اس گلاب کے پودے کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

جہاں وہ چیئر پر بیٹھی تھی۔۔

فرش پر اسکے گیلے بالوں سے ٹپکا ہوا پانی ابھی تک کھڑا تھا۔۔

وہ اس پانی کو اپنی ناک سے سونگھنے لگا اگلے ہی پل وہ اپنی لمبی سی لال زبان سے وہ پانی

چکا تھا۔۔

وہ کچھ دیر کھڑا اسکو گلاب کو دیکھتا رہا۔۔

پھر اس نے اسی گلاب کو اپنا مسکن بنانے کا فیصلہ کر لیا۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اس گلاب کے پودے میں غائب ہو چکا تھا۔۔

________________________..._________****

،فاخرہ کی آنکھ ایک زوردار چیخ کی آواز سے کھلی۔۔

ایک لمحہ لگا تھا اسے سمجھنے میں یہ آواز کہاں سے آئی۔۔

اسنے جلدی سے اٹھ کر کنڈی کھولی اور۔۔

www.novelsclubb.com

اور بھاگتے ہووے زوبیہ کے کمرے تک پہنچی۔۔

فاخرہ کی ساس شوہر اور دونوں بیٹے بھی آ گئے۔۔

زوبیہ اپنے بستر پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

اسنے دونوں بازوں میں اپنے سر کو چھپایا ہوا تھا۔۔

اور زور زور سے چلا رہی تھی۔۔

کیا ہوا بیٹا سب پلنگ پر اسکے ارد گرد جمع ہو چکے تھے۔۔

. . . بابا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ روتے ہووے انگلی سے اشارہ کھڑکی کی طرف کر رہی تھی۔۔

کون آیا ہے وہ بہت خوف ناک ہے بابا۔۔

وہ مجھے مارنا چاہتا ہے وہ روتے اور کانپتے ہووے باپ سے لپٹ گیی ارے بیٹا کون مارنا چاہتا ہے بتاؤ تو زوبیہ کی بات سن کر اظہر اور مظہر زوبیہ کے بھائی کھڑکی کے پاس چلے گئے۔۔

کھڑکی تو بند تھی۔۔

دبیز پردہ اسی طرح کھڑکی پر پڑا تھا انہوں نے پردہ ہٹا کر بھی دیکھا۔۔

مگر کھڑی پوری طرح بند تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اب بتاؤ بیٹا کون تھا کس نے ڈرا دیا میری جان کو۔۔

بابا وہ بہت کالا اور عجیب سا بلا تھا۔۔

کھڑکی سے آیا تھا اسنے مجھ پر حملہ بھی کیا تھا۔۔

دیکھو میری گردن۔۔۔۔

اسنے گردن دکھائی ارے کوئی نشان نہیں ہیں۔۔

اظہر اور مظہر اب ہسنے لگے تھے۔۔۔

حد ہے چڑیل بلے سے ڈر گئی ہمیں لگا چور گھس آیا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اب اسکا مذاق اڑا رہے تھے۔۔

اگر بلا ہوتا تو بھاگ کر باہر جاتا لیکن جب سے ہم کمرے میں آے ہیں سب کے

سب یہی ہیں یہاں تو کوئی بلا نہیں ہے۔۔

ضرور تم نے کوئی برا خواب دیکھا ہوگا۔۔

فاخرہ اسے خود سے لگائے تسلی دے رہی تھی۔۔

طاہرہ بیگم زوبیہ کی دادی اس پر قرآن مجید کی سورتیں پڑھ پڑھ کر دم کر رہی تھیں

۔۔

باقی سب ایک ایک کر کے واپس اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔۔

فاخرہ وہی رک گئی تھی اسکے پاس وہ ماں کے سینے سے چمٹ کر سو گئی تھی۔۔

طاہرہ بیگم بھی اپنے کمرے میں سونے کے لئے جا رہی تھی سیڑھیوں کے سامنے

سے گزر کمروں کی لمبی قطار تھی انہی میں سے ایک کمرہ طاہرہ کا تھا۔۔

وہ سیڑھی کے سامنے سے گزری تو ٹھٹھک کر رک گئی

جس حلیے کا بلا زوبیہ بتا رہی ہو بہو ویسا ہی بلا سیڑھیوں کے بیچوں بیچ کھڑا تھا۔۔

بہت ہی خوفناک آنکھیں تھیں اسکی طاہرہ کو دیکھتے ہی بلا بھاگ کر چھت پر غائب ہو

چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

طاہرہ کا ماتھا ٹھنکا وہ سمجھ گئی تھی۔۔

زوبیہ جھوٹ نہیں بول رہی تھی۔۔

اسے طرح طرح کے وہم آنے لگے تھے۔۔

اس نے سوچ لیا تھا صبح وہ مسجد کے امام صاحب سے ضرور بات کرے گی۔۔

///////_____________***_

زوبیہ صبح اٹھی تو رات والا قصہ پوری شدت سے یاد آ گیا تھا۔۔

وہ سوچنے لگی اگر بلے نے سچ مچ مجھ پر حملہ کیا تھا تو میں فرش پر ہوتی یا صوفے پر مگر جب سب گھر والے آئے تھے تو میں پلنگ پر تھی۔۔

اور اظہر اور مظہر نے کھڑکی بھی تو چیک کی تھی کھڑکی بھی بند تھی۔۔

مطلب وہ خواب ہی تھا۔۔

او مائی گوڈ بہت ڈراونا خواب تھا۔۔۔۔

اف میرے خدایا اس نے جھرجھری سی لی۔۔

شاید کل چھت پر جو بلا دیکھا تھا۔۔

وہ دماغ میں بات رہ گیی ہو گی اسی لئے ایسا خواب دیکھا۔۔

وہ اب بلکل فریش ہو گیی تھی دماغ سے بوجھ بھی اتر چکا تھا۔۔

فاخرہ ناشتہ لائی تھی اسکی پسند کا حلوہ پوری قیمے کی ٹکی اور گرما گرم چائے۔۔

زوبیہ کی بھوک چمک اٹھی تھی اس نے ڈٹ کر ناشتہ کیا۔۔

اور چائے پی کر کتابوں میں مگن ہو گیی۔۔۔

www.novelsclubb.com

زینب اور عقیلہ اس سے ملنے آئی ہوئی تھیں۔۔

وہ کافی دیر ہلا گلہ کرتی رہیں۔۔

پھر اچانک لائٹ چلی گیی تو کمرے میں حبس بڑھنے لگا۔۔

تو تینوں چھت پر آ گیی۔۔

زینب اور عقیلہ اسکے گارڈن کی تعریف کرنے لگیں سکینہ تینوں کے لئے جوس لائی تھی۔۔

ایک چیئر تو پہلے ہی گلاب کے پودے کے پاس پڑی تھی۔۔

سکینہ دو چیئر اور لا کر پہلے والی چیئر کے پاس رکھ دیں۔۔

ساتھ ہی پلاسٹک کی ٹیبل لا کر جوس کا جگ اور گلاس سجا دے۔۔

زینب بیٹھ چکی تھی زوبیہ سکینہ کو کچھ کھانے کو لانے کا کہ رہی تھی۔۔

عقیلہ ٹھیک اسی چیئر کے قریب آکر کھڑی ہو گئی جو زوبیہ کے زیر استمال رہتی تھی۔۔

اس سے پہلے کے عقیلہ چیئر پر بیٹھتی اسے کسی نے زوردار دھکا دیا اور وہ گرتے گرتے بچی۔۔

www.novelsclubb.com

زینب نے جلدی سے عقیلہ کو سہارا دیا ارے کیا ہوا تجھے زینب عقیلہ سے پوچھ رہی تھی۔۔

پتہ نہیں یار ایسے لگا جیسے کسی نے دھکا دیا ہو پیچھے سے۔۔

ارے نہیں چکر آیا ہو گا تجھے

ہو سکتا ہے یار۔۔

وہ حیران سی دوبارہ چیئر پر بیٹھنے لگی تو ایک دم چیئر الٹ گئی اب تو دونوں ہی خوف زدہ ہو گیی۔۔

ارے یہ کیا ہو رہا ہے لگتا ہے۔۔

تمھاری چیئر کو میں پسند نہیں آئی وہ ھسنتی ہوئی ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیی زوبیہ جو دور کھڑی سب دیکھ رہی حسنتی ہوئی اپنی چیئر کو سیدھا کر کے بیٹھ گیی۔۔

www.novelsclubb.com

زوبیہ کے بیٹھے ہی ہوا کا ہلکا سا لطیف سا جھونکا آیا اور ہوا سے گلاب کا پودا لہراتا ہوا آکر زوبیہ کے پیروں سے ٹکرا گیا جیسے زوبیہ کا ویلکم کر رہا ہو۔۔

زوبیہ زینب اور عقیلہ سے باتوں میں مصروف تھی غور نہ کر سکی۔۔

******

طاہرہ بیگم ظہر کی نماز کے تسبیح کر رہی تھیں۔۔

جب کسی ملازم نے اطلاع دی کے مسجد کے امام صاحب تشریف لائے ہیں۔۔

انھوں نے امام صاحب کو بیٹھک میں بٹھانے کو کہا اور انکو چائے پیش کرنے کا کہہ کر خود اپنی چادر کو اچھی طرح اوڑھنے لگیں۔۔

امام صاحب ایک بہت ہی پرہیزگار اور اعلی صفت انسان تھے۔۔

وہ سنت نبوی کی مکمل پیروی کرتے تھے اور اپنے تمام ملنے والوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ہدایت دیتے تھے۔۔

طاہرہ بیگم بیٹھک میں تو امام صاحب نظریں جھکائے بیٹھے تھے۔۔

سلام دعا اور کچھ رسمی بات چیت کے بعد طاہرہ بیگم مدعے پر آئی اور پوتی والا سب ماجرا کہہ سنایا۔۔

مولوی صاحب نے پوری بات سن کر اپنی آنکھیں بند کرلی۔۔

اور زیر لب کچھ پڑھنے لگے

چند سکینڈ کے بعد انکے چہرے بڑی وضع تشویش ظاہر ہوئی۔۔

انہوں ٹھیک ایک منٹ بعد آنکھیں کھول کر طاہرہ کی طرف دیکھا مگر بولے کچھ نہیں۔۔

طاہرہ سے انتظار نہیں ہوا مولوی صاحب کچھ تو بتائیں۔۔

مولوی صاحب کا لہجہ بہت ہی بارعب مگر دھیما تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بیبی بچی اس وقت خطرے میں ہے اس پر ایک شیطان اور گندے جن کا سایہ پڑ چکا ہے۔۔

طاہرہ نے بے ساختہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

آخر وہی ہوا جس کا خدشہ تھا۔۔

مولوی صاحب اسکا کوئی حل بھی تو ہو گا۔۔

ضرور ہوتا ہے ہر چیز کا حل لیکن صبح میری فلائٹ ہے مجھے عمرے کے لئے جانا ہے۔۔

آپ بچی کو کسی اچھے عامل کے پاس لے جائیں جو اسکا ٹھیک سے علاج کرے۔۔

مولوی صاحب اس مشکل وقت میں اپ ہی کچھ مدد کریں۔۔

ہم تو کسی عامل کو نہیں جانتے۔۔

اب مجھے اجازت دیں بہت سارے کام ہیں مجھے اور ٹائم کم ہے۔۔

www.novelsclubb.com

طاہرہ بوکھلا گیی مولوی صاحب وہ عاجزی سے بولیں۔

آپ کچھ تو بتا کر جایئں جس سے بچی کچھ دن محفوظ رہے۔

تب تک ہم کوئی نہ کوئی عامل تلاش کر ہی لیں گے۔۔

مولوی صاحب کو یہ بات پسند آئی اور کاغذ پینسل منگوا کر۔۔

ایک تعویذ لکھا اور کہا اسے بچی کے گلے میں ڈال دیں لیکن خیال رہے اگر تعویذ گلے سے اتر گیا تو اسکا اثر زائل ہو جائے گا۔۔

تعویذ ایک بار پہننے کے بعد بچی سے الگ نہ ہو اب مجھے اجازت دیں۔۔

مولوی صاحب کے جانے کے ایک ملازم کے ہاتھ بہت سارا سامان انکے گھر تحفوں کی شکل بھجوایا گیا۔۔

****

وہ خوش گپیوں میں مصروف تھیں اس بات سے بے خبر ایک غیر مری مخلوق بھی انکی اس محفل میں شامل ہے۔۔

زینب کا نکاح

ہوا تھا کچھ دن پہلے۔

اسی کو لیکر زوبیہ اور عقیلہ اسے چھیڑ رہی تھیں۔۔

وہ دونوں کافی دیر سے اسے تنگ کر رہی تھیں۔۔

زینب مسکرا کے دھیمے سے لہجے میں انکو جواب دے رہی تھی۔۔

ہاں تو تم بھی تو بتاؤ تمہارا کیا بنا زینب نے زوبیہ پر جوابی حملہ کیا۔۔

وہ جو ایک مجنوں تمہارے مسلسل اگے پیچھے پھرتا تھا۔۔

اسکا کیا بنا۔۔

www.novelsclubb.com

اس بات پر تینوں نے زوردار قہقہ لگایا۔۔

بتاؤنہ میسنی اب زینب اور عقیلہ زوبیہ کو تنگ کر رہی تھیں۔۔

اور فورس بھی کر رہی تھیں وہ کچھ بتائے۔۔

ارے کچھ ایسا ویسا نہیں ہے یار تم لوگ غلط سمجھ رہی ہو زوبیہ مسکرا کے بولی۔۔

ہم غلط سمجھ رہی ہیں یا سہی تم بتاؤ اس دن کیا ہوا تھا جب وہ لائبریری تک پیچھا کرتے ہوئے گیا تھا۔۔؟

ہوا کچھ نہیں تھا وہ مجھے آوازیں دیتا ہوا پیچھے تک آیا تھا زوبیہ پلیز ایک بار میری بات سن لو پلیز۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔ لیکن جب میں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تو ہاتھ ہی پکڑ لیا تھا میرا مصوف نے

بس پھر کیا تھا۔۔

اس سے پہلے زوبیہ اپنا فقرہ مکمل کرتی۔۔

تیز ہوا چلنے لگی

پاس ہی پلاسٹک کی میز پر جو گلاس پڑے تھے جھنجھنانے لگے بگولہ سا اڑا اور جگ سمیت سارے گلاس زمین پر گر کر چکنا چور ہو چکے تھے باقی کے بچے ہووے جوس سے فرش بھی رنگین ہو چکا تھا۔۔

پھر ایسے چھوٹے موٹے واقعیات اکثر ہونے لگے جب بھی کوئی زوبیہ کو اسکے مزاج کے خلاف بات کرتا اسے کوئی چوٹ لگ جاتی۔۔

یا کچھ ایسا ضرور ہوتا جس سے زوبیہ کے مخالف کو نقصان اٹھانا پڑتا۔۔

زوبیہ سونے کے لئے لیٹی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

جب طاہرہ بیگم اسکے پاس آگئی۔۔

انکے ہاتھ میں ایک بہت ہی خوبصورت سی مخمل کی چھوٹی سی ڈبیا تھی۔۔

دادی نے پیار سے اسکے بال سہلائے اور بولی دیکھو ہم اپنے بیٹے کے لئے کیا لائے ہیں

۔۔

اور وہ خوبصورت سی ڈبیا زوبیہ کے ہاتھ پر رکھ دی۔۔

اس میں کیا ہے دادو۔۔

کھول کر دیکھو کیا ہے۔۔

زوبیہ نے ڈبیا کھول کر دیکھی تو خوشی سے چیخ اٹھی۔۔

گلے کا خوبصورت سا نیکلس تھا ساتھ سونے کی بھاری سی چین

واو و سو بیوٹی فل اسنے نیکلس پر لگے خوبصورت سے فیروزی نگینے کو چھوا

آج میرا برتھ ڈے تو نہیں ہے دادو پھر یہ کیوں۔۔

کس خوشی میں ہے یہ وہ تھوڑی حیرانگی سے بولی۔۔

یہ میری ماں مجھے دیا تھا میری شادی پر۔۔

کیوں کے میری ماں سب اولادوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے پیار کرتی تھی

۔۔

اور یہ میں تجھے دے رہی ہوں کیوں کے سب سے زیادہ تجھ سے پیار کرتی ہوں۔۔

مگر ایک شرط ہے بیٹا۔۔

کیا شرط ہے دادو جان۔۔؟

شرط یہ ہے دادو کی جان کے آپ نیکلس کو کسی صورت اپنے سے الگ یا جدا نہیں کرینگی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔

ورنہ۔۔

ورنہ کیا دادو وہ تجسس سے پوچھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ورنہ یہ کے میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی اور سمجھوں گی تم نے میرے اتنے پیار سے دیے گے گفٹ کی قدر نہیں کی۔۔

ارے نہیں دادو جان میں کبھی بھی اسے کسی صورت خود سے جدا نہیں کروں گی۔

طاہرہ مطمئن سی اپنے کمرے میں لوٹ آئی تھیں۔۔

*****

نیکلس پہنتے ہی اسے سکون سا ہوا۔۔

بہت ہی پیارا نیکلس ہے وہ لیٹے لیٹے اس پر انگلی گھما رہی تھی۔۔

پتہ نہیں کب آنکھ لگ گئی تھی اسکی۔۔

وہ چھت پر بیٹھی تھی اپنی من پسند جگہ پر۔۔

گلاب کا پودا جھوم جھوم کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔۔

اسنے جھک کر اسکی ادھ کھلی کلی کو چھوا تو گلاب ایک دم سے مرجھا کر ایسے گر گیا جیسے اسے ٹہنی سے الگ کر کے پھینک دیا گیا ہو۔۔

اس گھبرا کر گلاب کو چھوڑ دیا۔۔

گلاب پھر سے لہلہانے لگا۔۔

اسے لگا وہم ہے وہ دوسری بار پھر سے گلاب کو چھونے کے لئے آگے بڑھی تو اسے لگا جیسے گلاب خفیف انداز میں پیچھے کو ہٹ رہا ہو اسنے آگے بڑھ کر ایک بار پھر سے گلاب کی کلی کو چھو لیا کلی پھر سے مرجھا کر گر پڑی۔۔

اس نے پریشان ہو کر کلی کو چھوڑا تو تو پھر سے پہلے کی طرح جھومنے لگی۔۔

پریشان سی ہو کر دوبارہ گلاب کے پودے کی طرف جھکی اس سے پہلے کے وہ چھوتی آنکھ کھل گئی۔۔

اوہ تو یہ خواب تھا اسنے لمبی سانس لی۔۔

ایسا خواب کیوں آیا مجھے وہ سوچ پڑ گئی۔۔

وہ بہت دن بعد کالج آئی تھی

آخری پیریڈ کے بعد وہ اور عقیلہ زینب کنٹین میں آکر چائے بسکٹ سے انصاف کرنے لگیں۔۔

وہ اس بات سے بے خبر تھیں کے کے دو نظریں کب سے اسے گھور رہی تھیں۔۔

****

وہ بے خبر سو رہی تھی۔۔

وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کے قریب چلا آیا تھا۔۔

مگر جتنا بھی قریب ہو جاؤں ایک حد سے اگے نہیں جا سکتا میں اس کو چھو کیوں نہیں سکتا آخر۔۔

کچھ کرنا ہو گا مجھے مجھے پتہ چلانا ہو گا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آخر ایسا کیا ہے جو میں اسکو چھو نہیں سکتا۔۔

وہ بہت بار اسکو چھونے کی کوشش کر چکا تھا مگر جیسے ہی ہاتھ لگاتا ایک برقی جھٹکا سا لگتا تھا اور کوئی اسکو دور اٹھا کر پھینک دیتا ہو جیسے جس ہاتھ سے چھونے کی کوشش کرتا وہ گھنٹوں جلتا رہتا تھا۔۔

اس نے ٹھان لیا تھا وہ پتہ کر کے رہے گا۔۔

اب وہ ہر ٹائم اس کی ہر وقت نگرانی میں لگ گیا تھا

اگلے چوبیس گھنٹوں میں ہی اس پر یہ بات کھل گی تھی کے وہ کیوں اسکو چھو نہیں سکتا۔۔

وہ پانچ وقت کی نمازی تھی اور زیادہ تر باوضو رہتی تھی

اور سب سے بڑی بات وہ ہر نماز کے بعد کچھ پڑھ کر اپنے پر دم کرتی تھی۔۔

جو ہر ٹائم اس کو حفاظت کے حصار میں رکھتا تھا۔۔

رہی سہی کسر اس تعویذ والے نیکلس نے پوری کر دی تھی۔۔

میں ہار نہیں مانوں گا وہ غصے سے زوبیہ کے کمرے میں چکرانے لگا۔۔

میں کچھ ایسا کروں گا یہ اپنے رستے سے بھٹک جائے تب ہی میں اپنے مقصد میں

کامیاب ہو پاؤں گا ہاہاہا

یہ آدم زاد بہت کمزور ہے بہت جلدی اپنے رب سے منہ موڑ کر

دنیاداری میں لگ جاتا ہے عیش و عشرت اور حسن پرستی میں غرق ہو جاتا ہے اور

میں اسکی اسی کمزوری سے فائدہ اٹھاؤں گا۔۔

www.novelsclubb.com

ھاھاھاھا

****

طاہرہ بیگم آج کل کسی عامل کی تلاش میں تھیں۔۔

جو انکی پوتی کو اس گندے سایے سے بچا سکے

مگر آجکل کے زمانے میں ڈھونگی زیادہ ہیں جو جگہ جگہ اپنی دکان چمکانے کے چکر میں لوگوں کو لوٹ رہے ہیں اور جاہل عوام بھی خوشی خوشی لٹ رہی ہے جہالت کا یہ عالم ہے۔۔

بہت ساری خواتین اپنی عزت سے ہاتھ دھو بیٹھی ہیں مگر جھوٹے آستانے اسی طرح اپنا کاروبار چمکا رہے ہیں۔۔

طاہرہ بھی ایسی بہت ساری جگہ سے مایوس لوٹ آئی تھیں۔۔

انکو کسی ایسے اللہ والے کی تلاش تھی جو سچ مچ اللہ والا ہو ڈھونگ رچا کر نہ بیٹھا ہو۔۔

مگر اب تک کوئی ایسا نہ ملا تھا۔۔

****

www.novelsclubb.com

وہ کالج سے نکلی تو مین گیٹ پر ایک بہت ہی خوبرو نوجوان پر نظر پڑی وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

جیسے وہ اسی کام کے لئے کھڑا ہو وہاں۔۔

وہ بھی اسی کو دیکھنے لگی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر۔۔

زوبیہ کو لگ رہا تھا جیسے ان آنکھوں میں خاص کشش ہے جس نے اسکو باندھ لیا ہے وہ لاکھ کوشش کے باوجود نظر ادھر ادھر نہیں کر پا رہی تھی۔۔

عقیلہ دو بار اس کو آواز دے چکی تھی مگر جیسے اسے سنائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔

وہ اسکے بلکل سامنے آکر کھڑی ہوگئی اور ہاتھ لہرا کر بولی زوبیہ کیا ہوا تجھے۔۔

زوبیہ کو لگا جیسے وہ کسی طلسم سے باہر آئی ہو۔۔

ہاں ٹھیک ہوں وہ عجیب سے لہجے میں بولی تم یوں بت بنی کیوں کھڑی تھی۔۔

کیا ہوا تجھے۔۔

کچھ نہیں ہوا وہ شرمندہ سی بولی دل میں اپنے آپ کو کوسنے لگی۔۔

کیا سوچ رہا ہو گا وہ لڑکا کسی بے حیا لڑکی ہوں جو یوں بے شرمی سے اسے دیکھے ہی جا رہی تھی۔۔

گھر آکر بھی وہ اسے ہی سوچنے لگی۔۔

وہ گہری بھوری آنکھوں والا انتہائی خوبصورت لڑکا تھا۔۔

اس کا قد سات فٹ سے بھی زیادہ لگ رہا تھا۔۔

اسکی چوڑی چھاتی سفید شرٹ میں بہت نمایاں ہو رہی تھی ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی فٹنس ماسٹر ہو اسکے مسلز ہاف سلیوز میں کوئی اور ہی منظر پیش کر رہے تھے وہ سادہ سی ڈریسنگ میں بھی بہت خاص لگ رہا تھا۔۔

جیسے کوہ قاف کا شہزادہ اس نے آنکھیں موندھ کر پھر سے تصور میں اسے دیکھا کاش ایک بار پھر وہ نظر آئے اب کی بار میں تصویر ہی لے لوں گی اسکی وہ دل ہی دل میں پلان بنانے لگی۔۔

وہ کالج سے نکلتے ہی اس جگہ کو بیتابی سے دیکھتی شاید وہ نظر آئے پھر سے مگر ایسا نہ ہوا۔۔

وہ بجھی بجھی رہنے لگی تھی

اسے یقین ہو گیا تھا وہ دوبارہ اسے نہیں دیکھ پائے گی۔۔

تبھی اسے وہ ایک بار پھر سے نظر آگیا۔۔

اس بار وہ اسے اپنے گھر کے بہت قریب پارک میں نظر آیا

وہ دادو کے ساتھ پارک میں بیٹھی تھی جب وہ اسے نظر آیا۔۔

اس بار وہ کالے شلوار قمیض میں تھا

اسکا گورا رنگ اکالے سوٹ میں اور بھی گورا لگ رہا تھا اس بار وہ اسکی طرف متوجہ نہیں تھا وہ پتھر کی چیئر پر بیٹھ کر پاس کھیلتے بچوں کی طرف متوجہ تھا۔۔

وہ بنا سوچے سمجھے اسکی طرف چل پڑی وہ یہ موقع گنوانا نہیں چاہتی تھی اس سے پہلے کے وہ دوبارہ سے گم ہو جائے۔۔

وہ اوڑ کر اس تک پہنچ جانا چاہتی تھی۔

وہ بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی اسکی سانس پھول چکی تھی۔

وہ اسکے سامنے تھا اور وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اس کے چہرے پر زوبیہ کو دیکھ کر کوئی حیرانی نہیں تھی

جیسے اسے پہلے سے ہی پتہ تھا وہ آنے والی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اسے دیکھ کر وہ ہولے سے مسکرایا لیکن زوبیہ کو یہ مسکراہٹ کہیں سے بھی رسمی نہیں لگی۔۔

پریقین مسکراھٹ تھی جیسے اسے پورا یقین ہو وہ آنے والی ہو۔۔

زوبیہ بنا کچھ بولے ایک بار پھر اسکے طلسم میں قید ہو چکی تھی۔۔

اسکے کانوں میں طاہرہ بیگم کی آوازیں مسلسل ٹکرا رہی تھیں مگر وہ پیچھے دیکھنے سے قاصر تھی اسے لگ رہا تھا اگر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ایک بار پھر غائب ہو جائے گا۔۔

زوبیہ۔۔

زوبیہ نے بے یقینی سے دیکھا ہاں اسکے لب ہیلے تھے۔۔

اس نے زوبیہ کو پھر سے پکارا

زوبیہ گھر جاؤ تمہیں دادو بلا رہی ہیں اس کا لہجہ بہت گھمبیر اور پر کشش تھا۔۔

نہیں میں نہیں جاؤں گی تم پھر سے غائب ہو جاؤ گے۔۔

میں تم سے ملنے ضرور آؤں گا ابھی تم جاؤ۔۔

زوبیہ کب سے آواز دے رہی ہوں سنتی کیوں نہیں ہو چلو گھر چلیں مغرب ہونے والی ہے۔۔

اسنے طاہرہ کی طرف مڑ کر دیکھا پھر دوبارہ اسی کی طرف پلٹی مگر وہ جا چکا تھا۔۔

لڑکا ہے یا چھلاوا اک دم سے غائب ہو جاتا ہے۔۔

یہ ہی سوچتے سوچتے وہ گھر آ گئی۔۔

وہ کب سے کالج کے باہر گاڑی اور ڈرائیور کا ویٹ کر رہی تھی۔۔

سب لڑکیاں ایک ایک کر کے جا چکی تھیں وہ پریشان سی کھڑی تھی جب وہ پھر سے نظر آیا۔۔

وہ گاڑی کی اور گھر جانے کی پریشانی بھول کر اس کی طرف کھینچتی چلی گیی۔۔

وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

السلام و علیکم زوبیہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہووے دھیمے لہجے میں سلام کیا۔۔

کوئی بھی زوبیہ کی طرف متوجہ نہیں تھا۔۔

زوبیہ کو عجیب سا لگا جب اس نے اسکے سلام کو نظر انداز کیا۔۔

پھر بڑی لگاوٹ سے بولا آ گئی آپ۔۔

مجھے پتہ تھا تم ضرور آ ؤ گی۔۔

زوبیہ نے اس بار پوچھ ہی لیا آپ کون ہو اور آپکو پہلے سے کیسے پتہ ہوتا ہے۔۔

میں آپ سے آج ملنے والی ہوں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرایا اور ٹالنے والے انداز میں بولا کیوں کے دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔۔

آج آپکا ڈرائیور نہیں آ ے گا آ ؤ میں آپکو میں سٹاپ تک چھوڑ دیتا ہوں۔۔

زوبیہ پھر سے حیران ہوئی آپکو کیسے پتہ ہے میرا ڈرائیور نہیں آ ے گا آج۔۔

کیوں میں نے اسے رستے میں دیکھا تھا شاید گاڑی خراب ہو گی تھی۔۔

اوہ اچھا وہ مطمئن سی ہو گئی۔۔

کالج سے مین سٹاپ تک آتے آتے اس نے اپنے دل میں اٹھنے والے ہر سوال کا

جواب اس سے پوچھ لیا تھا۔۔

اس کا نام سنی تھا۔۔

اسکی ساری فیملی ملک سے باہر تھی۔۔

وہ یہاں پر اپنا بزنس تھا جس کی وجہ سے اسے پاکستان میں ہی رہنا پڑتا تھا۔۔

پھر اسنے زوبیہ کو پارک میں دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا اتنا ہی نہیں سنی نے بتایا کے وہ

زوبیہ سے بیحد پیار کرتا ہے۔۔

زوبیہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔

سنی نے اسے یہ سب ابھی راز رکھنے کو کہا۔۔

جب تک وہ دونوں ایک دوسرے کو سمجھ نہیں لیتے۔۔

www.novelsclubb.com

اب وہ اکثر ملنے لگے تھے زوبیہ اپنے کالج سے بھنگ مارتی اور دونوں اکثر کسی نہ کسی ویران جگہ میں بیٹھے حال دل بیان کرتے رہتے۔۔

مگر زوبیہ نے بہت بار محسوس کیا سنی ہمیشہ اس سے ایک مہ محتاط فاصلہ رکھتا تھا۔۔

ابھی تک سنی نے ایک بار بھی اسے چھونے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔

سنی کے ہاتھ بہت ہی خوبصورت تھے زوبیہ کا بہت دل کرتا تھا وہ سنی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے۔۔

مگر لڑکی ہونے کی وجہ سے ہر بار اسکی شرم ارے آتی تھی۔۔

آج بھی باتیں کرتے کرتے اچانک زوبیہ نے سنی کے ہاتھ کو چھولیا۔۔۔۔۔

ہاتھ لگتے ہی وہ تڑپ کر ایسے پیچھے ہٹا جیسے کسی انگارے کو چھولیا ہو

اسکی آنکھوں میں بجلیاں سی چمکنے لگیں ساتھ بادل گڑگڑانے لگے تھے۔۔۔۔۔

*****

www.novelsclubb.com

طاہرہ بیگم کچھ دن تو بہت پریشان اور الجھی سی رہی پوتی کو لیکر۔۔

لیکن جب کافی دن گزرنے کے بعد بھی سب کچھ نارمل رہا۔۔

تو رفتہ رفتہ بے فکر سی ہو گیی۔۔

انکو لگتا تھا اب سب ٹھیک ہے۔۔

مگر ہونی کو کون ٹال سکتا ہے۔۔

انکو کیا پتہ تھا اس سکون اور۔خاموشی کے پیچھے ایک نہ رکنے والا طوفان چھپا ہوا ہے

۔۔

****

کیا ہوا سنی وہ پریشان سی ہو کر ایک بار پھر آگے بڑھی۔۔

دور رہو مجھ سے وہ سختی لہجے اور درشت لہجے میں بولا۔۔

قریب نی آو میرے اسکی آنکھوں سے غصہ اور شعلے لپک رہے تھے۔۔

وہ سہم کر پیچھے ہٹ گئی

وہ اپنے ہاتھ کو مسلسل سہلا رہا تھا۔۔

اس نے ایک بار بھی زوبیہ کے بجھے ہووے چہرے پیلی پڑتی رنگت اور آنسووں سے لبالب بھری آنکھوں کو دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔

زوبیہ نے خاموشی اپنا بیگ اٹھایا اور واپس آگئی۔۔

سنی نے اسکی انسلٹ کی تھی آج تک کسی نے اس سے ایسے روکھے لہجے میں بات نہیں کی تھی بار بار اسکی آنکھیں بھیگنے لگتی تھیں۔۔

وہ جو گھر بھر کی آنکھوں کا تارہ تھی جس چپ ہونے سے پورا گھر چپ ہو جاتا تھا۔۔

اسے کس طرح جھاڑ پلادی تھی سنی نے اگر اسے میرا چھونا اتنا برا لگتا ہے تو کیوں

کیے محبت کے

دعوے میں آج کے بعد کبھی نہیں ملوں گی اس سے جو بھی ہو۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے اپنی عزت مجروح نہیں کروانی میں عام لڑکی نہیں ہوں۔۔

زوبیہ ہوں وہ زوبیہ جس کے باپ کی سینکڑوں مربہ میل پر حکومت ہے۔۔

اس نے پکاارادہ کرلیا تھا

گھر آکر وہ بنا کچھ کھائے لیٹ گئی تھی۔۔

تھوڑا سو کر اٹھی نماز پڑھی پھر شاور لیکر فریدہ کے کمرے میں چلی آئی فریدہ جائے

نماز تہ لگا رہی۔۔

وہ ابھی نماز سے فارغ ہوئی ہی تھیں۔۔

بیٹی کو دیکھ فورن سورہ کوثر پڑھ کر پھونک ماری۔۔

زوبیہ کو فرحت سی محسوس ہوئی۔۔

امی جان اسنے کمرے سے باہر جاتی فریدہ کا پلو پکڑا

کیا ہوا میری جان وہ وہی سے پلٹ آئی۔۔

www.novelsclubb.com

امی جان پھر سے پھونک مارو نہ بہت سکون ملا ہے جیسے کوئی بھاری بوجھ اتر گیا ہو کندھوں پر سے۔۔

فریدہ نے اسکے اداس اور ستے ہووے چہرے کو دیکھا تو پریشان ہو کر بولیں۔۔

کیا ہوا تم ٹھیک تو ٹھیک ہوں امی دونوں ماں بیٹی پلنگ پر بیٹھ گیں فریدہ اس کا سر اپنی گود میں رکھا اور پھر سے سورہ کوثر پڑھ کر زوبیہ کو دم کرنے لگی۔۔

کیا ہوا بتاؤ تو سہی امی جان آج تھک گیی بہت ویسے بھی آپ کی بیٹی پیاری ہی اتنی ہے نظر بھی تو لگ سکتی ہے ضروری تو نہیں کوئی پریشانی ہی ہو وہ فرضی کالر اکڑا کر بولی

www.novelsclubb.com

۔۔

چل ہٹ نکمی کھانا لاتی ہوں تیرے لئے جی امی۔۔

فریدہ کے جانے کے بعد وہ دوبارہ سنی کے رویے کے بارے میں سوچنے لگی

وہ کافی دن سے کالج نہیں گیی تھی۔۔

زوبیہ کو لگتا تھا وہ سنی کا سامنا نہیں کر پائے گی۔۔

کافی دیر سے وہ کتاب پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر فوکس نہیں کر پا رہی تھی

تنگ آکر اسنے چھت پر جانے کا فیصلہ کیا۔۔

وہ کافی دن سے چھت پر نہیں آئی تھی۔۔

اسے یہ دیکھ دکھ ہوا اسکے اتنی محنت سے لگائے گئے پودے مرجھا سے گئے ہیں۔۔

کسی نے اس کے علاوہ پانی نہیں دیا تھا۔۔

شاید اس کے علاوہ کوئی چھت پر بھی نہیں آتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ باری سب پودوں کا معاینہ کرنے لگی پودے مرجھا کر زمین کی طرف جھک گئے تھے۔۔

سب پودوں کو دیکھ کر وہ اپنے من پسند گلاب کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

اسے حیرانی ہوئی سب کے سب پودے مرجھا چکے کچھ بلکل سوکھ چکے تھے ٹہنیاں اور پتے تک جھڑ چکے تھے انکے۔۔

مگر واحد گلاب کا پودا تھا جو اسی طرح سر سبز وشاداب تھا۔۔

زوبیہ کو دیکھتے ہی ایک بار پھر خوشی سے جھومنے لگا۔۔

زوبیہ نے ملازمہ کو آواز لگائی اور سب گرے ہووے پتے صاف کرنے کو کہا خود پانی کا پایپ پکڑا اور پودوں کو پانی دینے لگی اسکے اس نے چھت صاف کروائی اور اپنی من پسند چیئر پر بیٹھ گی۔۔

****

آج دو دن بعد وہ نظر آئی تھی

اسکا سوگوار سا چہرہ اسے اور بھی پیارا لگ رہا تھا۔۔

اس کے چہرے سے صاف پتہ لگ رہا تھا وہ کس قرب سے گزر رہی ہے۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سفید سوٹ اور سفید ہی بڑے سے دوپٹے میں میں وہ کوئی جنت کی حور لگ رہی تھی

--

وہ باوضو لگ رہی تھی شاید نماز پڑھ کر چھت ویسے جائے نماز سے اٹھ کر آگئی تھی

--

وہ اسی کو دیکھ رہا تھا مسلسل۔۔

اسکی بند آنکھوں سے سے دو ننھے سے موتی نکلے اور اسکے گالوں پر پھسلتے چلے گئے

--

کیا ہو گیا تھا مجھے اس دن

اس نے اپنے آپ کو کوسا۔۔

میں یہ بات اسے پیار سے بھی تو سمجھا سکتا تھا۔۔

اس نے غصے اور اشتعال میں زوبیہ کے پاس پڑی پلاسٹک کی میز پر زور سے ہاتھ مارا

ٹیبل اچھل کر قریب گملوں میں ایک پر گری گملا اور ٹیبل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

*****

ٹیبل کے گرنے اور گملے کے ٹوٹنے کی آواز سے وہ اپنے حواس میں لوٹ آئی۔

گملا ٹوٹ کر کئی حصوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔

گملے میں موجود پودا اور مٹی زمین پر پڑی تھی۔

وہ سکر پر سے مٹی اکھٹی کرنے لگی تو چونک اٹھی پلاسٹک کی ٹیبل کے کونے پر خون کا دھبہ تھا۔

وہ خوفزدہ سی ہو گئی یہاں تو میرے علاوہ کوئی نہیں پھر خون کہاں سے آیا اسنے اپنے دونوں ہاتھ چیک کر لئے تھے مگر کہیں کوئی زخم تو دور ھلکی سی خراش تک نہیں تھی

۔

یہ خون کہاں سے آیا آخر۔

وہ سہمی سی نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی شاید اس خون کا کوئی سراغ ملے۔

وہ الجھی سی مٹی وہی چھوڑ کر نیچے آگئی۔

وہ کافی دن بعد کالج آئی تھی۔۔

پورا رستہ اسے سنی کی یاد آتی رہی وہ جہاں جہاں کھڑا ملتا تھا۔

نظریں بھٹک کر بار بار اسی طرف جا رہی تھیں۔۔

مگر وہ دشمن جاں کہیں نظر نہیں آیا تھا۔

مایوس ہو کر اس نے گاڑی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں وہ مجھ سے پیار نہیں کرتا تھا۔

وہ منہ میں بڑبڑانے لگی وہ ایک خوب صورت وہم تھا یا صرف خیال۔

وہ کالج کی کنٹین میں چپ چاپ بیٹھی تھی

عقیلہ اور باقی کی فرینڈز کھا پی کر جا چکی تھیں مگر زوبیہ وہی بیٹھی رہی۔

اچانک ہی زوبیہ کے سامنے والی کرسی پر وہ آبیٹھا تھا۔

اسکا دل دھک سے سے رہ گیا۔

بے بسی اور غصے کی شدت سے زوبیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ کھڑی ہوگیی تھی

۔

اس سے پہلے کے وہ وہاں سے چلی جاتی۔۔

اس نے بارعب آواز میں اسے بیٹھنے کا حکم دیا۔

وہ نہ چاہتے ہووے بھی اسکے ہر حکم کی تعمیل کررہی تھی۔۔

سنو میں جانتا ہوں تم بہت ناراض ہو مجھ سے۔۔

وہ خاموشی سے بیٹھی ہونٹ کاٹتی جارہی تھی اسکی آنکھیں نمکین پانی سے بار بار بھرتی جارہی تھیں جسے وہ تھوڑی دیر بعد بے دردی سے ہاتھ کی پشت سے

www.novelsclubb.com

صاف کرتی جا رہی تھی۔۔وہ اسے منا رہا تھا شرمندگی کا اظہار کر رہا تھا اپنی وفا کا یقین دلا رہا تھا۔

میں جانتا ہوں تم بہت ناراض ہو مجھ سے مگر ہر بات کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔۔

تم ایک لڑکی ہو خود سوچو کیا تمہارا ضمیر مانتا ہے میں تمھیں بنا نکاح کے چھوؤں۔

میں تمہیں تب تک نہیں چھو سکتا جب تک تم خود کو میرے نام سے منسوب نہیں کرتی بولو کرو گی خود کو میرے نام سے منسوب۔؟

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے یقین بے یقینی کی کیفیت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ جو پورے ایک ہفتے سے ناراض بیٹھی تھی۔

اک لمحے میں ہی سارے گلے شکوے ناراضگی بھول کر ہاں میں سر ہلانے لگی۔۔

وہ دلکشی سے مسکرایا۔

خالی کہنے سے کچھ نہیں ہو گا ثابت بھی کرنا ہو گا وہ اسے آزما رہا تھا۔

اسے قابو کر رہا تھا میٹھے لفظوں سے وار کر رہا تھا۔

اور وہ سدا کی احمق لڑکی ہر ہر بات پر ہاں کرتی جا رہی تھی۔۔

اسے تو بس سنی چاہیے تھا جو اسکی محبت تھی۔۔

تو ٹھیک ہے پھر وہ فائنل بات کی طرف آیا تم میری امانت ہو اور صرف میری ہو

۔۔

اس بات کو ثابت کرنے کے لئے تمہیں یہ نیکلس اور چین اپنے گلے سے اتار کر یہ

میرا دیا ہوا تحفہ پہننا ہو گا۔۔

میں انگوٹھی پہنانا چاہتا تھا مگر پھر سب پوچھتے نیکلس تو چھپا رہے گا اس نے ایک بلیک

ڈبیہ اس کی طرف

سرکائی۔

www.novelsclubb.com

زوبیہ نے بے صبری سے وہ ڈبیا کھولی تو دھنگ رہ گئی

ڈبیا میں ایک مکروہ شکل کا زونبی بنا ہوا تھا۔۔

جس کی آنکھوں کی جگہ دو خوبصورت سے بلیک نگینے جڑے تھے جو رنگ بھی بدلتے تھے۔۔

اسے خوف سا محسوس ہوا مگر سنی کی نارضگی کے ڈر سے چپ رہی۔۔

اسے پہننے کی ایک شرط ہے۔۔

زوبیہ نے حیرت سے پوچھا۔

اسے پہننے کے لئے جو پہلے سے گلے میں پہنا ہوا اترنا ہو گا۔۔

وہ پریشان سی ہو گئی دادو نے نیکلس پہناتے ہووے خاص طور پر کہا تھا اسے اپنے آپ سے جدا نہ کرنا کبھی۔۔

www.novelsclubb.com

نیکلس اتارتے ہووے اسکے ہاتھ کانپے ضرور تھے۔

مگر سنی کی محبت میں رکے نہیں تھے۔

نیکلس اترتے ہی جیسے تیز ہوا چلنے لگی تھی۔

زوبیہ کی ٹیبل پر پڑے برتن ایک دم بج اٹھے مگر یہ بس ایک لمحے کے لئے ہوا تھا پھر سب کچھ نارمل ہو گیا۔۔

سنی نے آج زوبیہ کے سب گلے شکوے دور کر دیے تھے۔۔

اس نے آج زوبیہ کے نا صرف ہاتھ چومے تھے

وہ نیکلس بھی خود اس کے گلے میں پہنایا تھا۔۔

آج اس نے رات اس سے ملنے کا وعدہ بھی کیا تھا۔۔

پھر وہ چلا گیا تھا

www.novelsclubb.com

اسکے جانے کے اسے خیال آیا تھا وہ یہاں کیسے آسکتا تھا وہ تو یہاں نہیں پڑھتا اور اگر پڑھتا بھی تھا تو اسے کیسے پتہ چلا میں یہاں بیٹھی ہوں۔۔

زوبیہ اپنی ہی دھن میں تھی اسے اس بات کا پتہ تک نہیں تھا کے آس پاس کے لوگ اس کی طرف متوجہ ہیں۔۔

اور اسے کب سے خود سے باتیں کرتے ہوئے دیکھ کر اسکی ذہنی حالت پر شک کر رہے ہیں۔۔

شام کا کھانا کھاتے ہی وہ کمرے میں بند ہو گی تھی اس نے سکوپڑ ھنے کا کہا اور کہا کوئی اسے ڈسٹرب نہ کرے۔

کمرہ لاک کرتے ہی اسنے اپنے لئے ایک بہت ہی مہنگا اور خوبصورت سا جوڑا پسند کیا اور شاور لینے چلی گی۔۔

آج سنی نے بارہ بجے کے بعد ملنے کا وعدہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے کہا تھا وہ اسکے کمرے میں ہی آئے گا۔۔

وہ سبز جوڑے میں ہم رنگ چوڑیاں اور جھمکے پہنے کر بال بنانے لگ گیی ہلکا سا سٹائل بنا کر اس نے بال کھلے چھوڑ دیے تھے۔۔

ہاف سلیو میں اسکے گورے بازو اور بھی گورے لگ رہے تھے۔

وہ پنک لپ سٹک لگا کر اپنا بھرپور جائزہ لے رہی تھی۔

کہیں کوئی کمی تو نہیں رہ گیی۔۔

آئینہ بھی اسکے حسن کی گواہی دے رہا تھا۔۔

وہ بار بار گھڑی کو دیکھتی گھڑی جیسے رک سی گیی تھی گیارہ سے آگے جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

پتہ نہیں کتنے پہر گزر چکے تھے وہ اپنے ہی خیالوں کی وادی میں گم تھی جب ھلکی سی چور دستک کی آواز آئی۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

وہ دستک کی آواز سے دروازے تک آئی دروازہ کھولا تو کوئی بھی نہیں تھا۔

وہ مایوسی سے واپس لوٹ آئی دروازہ بند کر کے پیچھے مڑی تو وہ سینے پر ہاتھ باندھے پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔

خوشی اور حیرت سے جھوم اٹھی تھی وہ۔

نظر لگ جانے ہی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا وہ نیوی بلو شرٹ میچنگ ٹائی اور گرے پینٹ میں وہ کوئی آسمان سے اترا ہوا دیوتا لگ رہا تھا۔

بنا پلک جھپکے وہ اسے دیکھ رہی تھی پتہ نہیں کتنے لمحے ایسے ہی گزر گئے تھے جب اس اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔۔

****

سیرت دو ماہ پیٹ سے تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھوک کے مارے جان نکل رہی تھی اسکی۔

وہ چارپائی پر لیٹی سونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔

مگر بھوک نے اسکا جینا حرام کیا ہوا تھا۔۔

بھوک سے بے چین ہو کر وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

اور اپنے چھوٹے سے کچے کچن نما کمرے میں آگئی۔۔

ایک گلاس پانی کا پیا اور پورا کچن چھان مارا شاید کچھ کھانے کو ملے۔

لہسن پیاز کی ٹوکری تک خالی ہو کر منہ چڑا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور ایک بار اور قسمت آزمائی کی کوشش کی۔

اب کی بار اس نے نمک مرچ اور دالوں کے ڈبے کنگال مارے۔

وہ باری باری ہر ڈبے کو ہلا کر دیکھتی اور مایوس ہو کر رکھ دیتی۔۔

ایک آخری ڈبہ ہلایا تو کچھ کھنکنے کی آواز آئی سیرت نے بے صبری سے ڈبہ کھولا تو مٹھی بھر مسور کی دال موجود تھی اسنے شکر ادا کیا اور دیگچی میں نمک اور دال ڈال کر دو گلاس پانی کے ڈالے اور پکنے کو رکھ دی۔۔

اب اس نے آٹے کے بالٹی میں دیکھا مگر وہاں بھی مٹھی بھر آٹے کے علاوہ اسے کچھ نہ ملا

اس نے ساری چنگیریں رومال چیک کر لئے تو تین دن پہلے کی بچی ہوئی روٹی کے چند ٹکرے ملے اسنے وہ ٹکرے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل میں توڑ کر اسی پکتی ہوئی دال میں ڈال دیے پھر تھوڑی لال مرچ ڈال کر خود وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑی ہو گیی۔

۔سیرت اور سبحان کی شادی تین سال پہلے ہوئی تھی۔

وہ دونوں کزن تھے

سبحان نے ایک مدرسے سے دینی تعلیم حاصل کی تھی قرآن کا حافظ عالم دین تفسیر کا ماہر تھا اسکی زندگی کا مقصد صرف اور صرف دین کی خدمت تھی اسکے پیرو مرشد بہت کامل تھے۔۔

اور انکے پیر نے ہی سبحان کو حکم دیا تھا کے وہ اس اجاڑ بیابان میں دین کی خدمت کے لئے آیا تھا یہ ایک بہت پسماندہ علاقہ تھا جہاں ابھی تک لائٹ تک نہیں آئی تھی۔۔

سبحان نے سیرت کو اپنی امی اور ابو کے ساتھ رہنے کو کہا کیوں کے سیرت پڑھی لکھی اور جدید سہولیات کی عادی تھی۔

وہ اسے کسی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔۔

مگر سیرت نے اسکے ساتھ اور میشکلوں والی زندگی کو ترجیح دی۔

کچھ دن کی مشکل کے بعد سیرت نے خود کو اس ماحول کے مطابق ڈھال لیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اسے چھ ماہ سے زیادہ ہو گیا تھا اس جنگل نما گاؤں میں۔۔

سبحان گاؤں کی چھوٹی سی مسجد میں امامت کرواتا تھا۔

فجر کی نماز کے بعد بچوں کو قرآن کی تعلیم دینا اسکا روز کا معمول تھا۔

لوگ رفتہ رفتہ سبحان سے دم کروانے آنے لگے بھوت پریت اور سایے کے لئے بھی آہستہ آہستہ لوگو کا بھروسہ اور یقین سبحان پر پکا ہونے لگا۔۔

سبحان نرم لہجے سے لوگو کے دلوں کو موہ لیتا تھا وہ ساتھ ساتھ لوگو دینی تعلیم اور اسلام کے ہر پہلو سے بھی روشناس کرانے کام بھی کر رہا تھا۔۔

اب نماز کے لئے تعداد بڑھنے لگی تھی۔۔

جہاں کوئی چند ایک نمازی اتے تھے اب پانچ سے دس دس بیس اور بیس سے پچاس تک جا پہنچے تھے سب سبحان کی بہت عزت کرنے لگے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

لوگ اپنی بچیاں اب بے دھڑک مولوی صاحب کے گھر بھیجنے لگے لڑکیاں یہاں سیرت سے قرآن بھی پڑھتی تھیں سلائی کڑھائی کا ہنر بھی سیکھتی تھیں۔۔

دن اچھے گزرنے لگے تھے پھر ایک دن سبحان کو اپنے پیرو مرشد کا بلاوا آیا اور وہ سیرت سے اجازت لیکر روانہ ہو گیا۔۔

سیرت ماں بننے والی تھی وہ جانتا تھا۔۔

اسے سیرت کا بہت خیال تھا مگر پیرو مرشد کا حکم وہ ٹال نہیں سکتا تھا۔۔

جب وہ آخری بار سیرت سے ملنے آیا تو اس نے سیرت کو گلے لگا کر آبدیدہ انداز میں کہا۔۔

سیرت مجھے معاف کرنا اس حالت میں تجھے اکیلا اور انجان لوگو کے بیچ چھوڑ کر جا رہا ہوں۔۔

مگر تو فکر نہ کرنا میں نے تجھے اللہ کے سپرد کیا۔۔

www.novelsclubb.com

اور اللہ سے بڑھ کر کوئی محافظ نہیں ہے۔۔

سیرت نے سبحان کی حوصلہ افزائی کی۔۔

سرتاج میں آپکو کسی بھی شکایت کا موقع نہیں دونگی

اور ہر حال میں اللہ کا شکر بجالاؤں گی بے فکر رہئے۔۔

دونوں ایک دوسرے سے ڈھیروں وعدے کے اور الگ ہوگئے مگر وہ نہیں جانتے

تھے یہ جدائی بہت لمبی ہونے والی ہے۔۔۔۔

سیرت نے نماز ادا کی اور رسوئی میں چلی آئی جہاں اسنے دال پکنے رکھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دال کا پتلا سا سوپ تیار ہو چکا تھا۔

روٹی کے سوکھے ٹکڑے گل کر نرم ہو چکے تھے۔۔

سیرت نے ایک کٹورے میں تھوڑی سی دال نکالی اور آہستہ آہستہ چمچ کی مدد سے

پینے لگی۔ پیٹ میں کچھ گیا تھا تو جیسے سیرت کی توانائی کچھ بحال ہوئی۔۔

مگر کب تک دال تو شام کو ختم ہو جائے گی۔

پھر کیا کروں گی میں وہ فکروں میں ڈوب گیی۔۔

مگر پھر خود کو گھر کا اللہ کی ذات ہے نہ وہی کرے گی سب انتظام۔۔

میں کیوں پریشان ہو رہی ہوں۔

بچیاں سپارے کے لئے آنے لگیں تھیں۔

وہ سب وسوسے دل سے نکال کر انکو پڑھانے لگی۔

"***"****"**"**"***"***""

www.novelsclubb.com

زوبیہ چٹکی کی آواز سے چونک سی گیی۔۔

میں یہاں ہوں میڈم وہ مسکرایا۔۔

آپ تم اندر کیسے آے وہ حیرانی سے پوچھ رہی تھی۔۔

سنی نے چٹکی بجائی اور بولا ایسے۔۔

زوبیہ کھلکھلا کر ہنس پڑی جن ہو کیا جو چٹکی بجا کر اندر آ گئے ہو۔۔

ہاں جن ہی ہوں سنی نے اسے کندھوں سے پکڑ کر قریب کیا۔۔

اگر جن ہوتا تو پیار تو نہ کرتی تم۔۔

زوبیہ نے سنی کے چہرے کو غور سے دیکھا اور جزب سے بولی اگر جن تمہارے جیسے ہوتے ہیں تو

میں اللّٰہ سے دعا کرتی ہوں مجھے جن کی بیوی ہی بنانا۔۔

سنی نے اسے پیار سے گلے لگا لیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ساری رات وہ راز و نیاز میں لگے رہے۔۔

اور وہی ہوا جس کا ڈر تھا

جو نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔

زوبیہ اور سنی نے اپنی ہر حد توڑ دی تھی۔۔

"*"***"***"***"***"***"***"***"

فاخرہ کب سے دروازہ بجا رہی تھی۔۔

مگر زوبیہ تو جیسے بھنگ پی کر سو رہی تھی۔۔

اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

صبح کے گیارہ بج رہے ہیں اور اس لڑکی کو ہوش ہی نہیں نہ فجر کے لئے اٹھی۔

نہ کالج کے لئے ٹھیک تو ہو بیٹا۔

وہ پریشان سی ہو گی۔۔

www.novelsclubb.com

لگاتار دروازہ پیٹنے اور زوبیہ کو بار بار آواز لگانے پر بلا آخر دروازہ کھول دیا گیا۔

لیکن زوبیہ کو دیکھتے ہی فاخرہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گییں۔۔

زوبیہ کے شرٹ کے سامنے کے دو بٹن کھلے ہووے تھے۔۔

بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔۔

اتنا سو کر بھی تھکان اس کے چہرے سے عیاں تھی آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھیں

۔۔

وہ ماں تھی اور سب سے بڑھ کر ایک سمجھدار عورت تھیں

لگاتار دروازہ پیٹنے اور زوبیہ کو بار بار آواز لگانے پر بلا آخر دروازہ کھول دیا گیا۔

لیکن زوبیہ کو دیکھتے ہی فاخرہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گییں۔۔

زوبیہ کے شرٹ کے سامنے کے دو بٹن کھلے ہووے تھے۔۔

بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اتنا سو کر بھی تھکان اس کے چہرے سے عیاں تھی آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھیں

۔۔

وہ ماں تھی اور سب سے بڑھ کر ایک سمجھدار عورت

معملہ فہم عورت تھیں بات کو سنبھالنا جانتی تھیں۔۔

بیٹی کو ناشتے کا کہہ کر اپنے

کمرے میں آگئی

وہ جلے پیر کی بلی بنی کمرے میں گھوم رہی تھیں

دنیا کی نظروں میں تماشہ بننے سے پہلے ہی اس مسلے کا حل چاہتی تھیں۔۔

پھر بہت سوچ بچار کے بعد انہوں نے زوبیہ کی فورن شادی کا سوچا اور ساس کو ہم خیال بنا کر ایک جاننے والی فیملی جو کب سے انکے ایک اشارے کی منتظر بیٹھی تھی انکو ہاں کر دی گی۔

فاخرہ بیگم نے اپنے سارے سورسیز استمال کر لئے تھے مگر۔۔

ابھی تک وہ یہ بات چلانے میں ناکام تھیں۔

آخر وہ ہے کون جس نے انکو منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا مگر بے سود

www.novelsclubb.com

انہوں نے زوبیہ کو کالج جانے سے منع کیا تو خلاف توقع اسکی طرف سے مکمل خاموشی تھی جیسے وہ خود بھی یہی چاہتی ہو۔۔

زوبیہ کا رویہ بہت ہی عجیب سا ہو رہا تھا۔۔

وہ ہر ٹائم کمرے میں بند رہتی یہاں تک کے کھانا تک کمرے میں منگواتی برتن ڈھیر لگ جاتا پھر اٹھا کر خود ہی کچن میں چھوڑ آتی۔۔

ملازمہ کو کمرے میں گھسنے سے منع کر دیا تھا۔۔

کمرے کی صفائی تک خود کرنے لگی تھی۔۔

فاخرہ زوبیہ کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ کر وہی چلی آئی۔

کمرے میں فل اندھیرا تھا حبس سے کمرے میں سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔۔

فاخرہ لائٹ جلانے کو سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی تو کسی سخت چیز سے ٹھوکر لگی گرتے گرتے بچی۔۔

لائٹ جلائی تو ابکائی سی آگئی کمرے کے قالین پر ہڈیوں کا ڈھیر تھا جس پر چونٹوں کی لمبی قطار چل رہی تھی۔۔

پردے تنے ہووے تھے روشنی ہر طرف سے بند تھی

فاخرہ بیگم نے ملازمہ کو آواز لگائی۔۔

اٹھاؤ یہ سب اور کمرے کی اچھی طرح صفائی کرو۔۔

خود فاخرہ نے تمام کھڑکیاں کھول دی پردے ہٹا دیے۔۔

زوبیہ اس ٹائم واش روم میں تھی پانی گرنے کی آواز سے لگ رہا تھا وہ نہار ہی ہے۔۔

فاخرہ بیگم سر پکڑ بیٹھ گی کیا ہو گیا ہے اس لڑکی کو۔۔

ملازمہ بیڈ کی شیٹ بدل رہی تھی تکیے کے نیچے سے زوبیہ کا سمارٹ فون نکلا انہوں نے ملازمہ سے آنکھ بچا کر فون چھپا لیا انکو لگتا تھا زوبیہ کے بدلے ہووے روئے کا سراغ یہی سے ملے گا۔

***

سبحان جب سے پیر صاحب کی خدمت میں آیا تھا۔

پیر صاحب نے اپنے عقیدت مندوں کو ایک سنسان اور آبادی سے بہت دور ایک جگہ تیار کرنے کو کہا جہاں دور دور تک کسی انسان یا ذی روح کا نشان نہ ہو۔۔

عصر کی نماز کے بعد وہ سبحان کو لیکر اسی جگہ روانہ ہو گئے جو انہوں نے اپنے مریدوں کو تیار کرنے کا حکم دیا تھا۔۔

انکے پاس ایک گھوڑا اور ایک خچر تھا خچر پر مختصر سا آب و دانہ اور کچھ معمولی کھانے کی اشیا تھیں۔۔

سبحان تو حکم کا پابند تھا اس نے ایک بار بھی پیر و مرشد سے نہیں پوچھا ہم کہاں او ر کیوں جا رہے ہیں

پیر صاحب اپنے عمامے اور سفید لباس میں بہت ہی نورانی لگ رہے تھے۔

انکے نورانی چہرے اور پر جلال چہرے کی طرف کوئی ایک سکینڈ سے زیادہ نہیں

دیکھ سکتا تھا انکے ہاتھ میں ہر وقت ایک

لکڑی کی ایک تسبیح ہوتی تھی جو ہر وقت حرکت میں رہتی تھی اور لب مسلسل ہلتے

رہتے تھے۔

پیر صاحب گھوڑے پر سوار ہووے تو۔

سبحان نے ادب سے گھوڑے کی لگام تھام لی۔ پہاڑی علاقے میں دشوار گزار

رستوں پر گھوڑا دو دن چلتا رہا جب سبحان تھک جاتا تھا تو پیر صاحب گھوڑے کی لگام

تھام کر چلنے لگتے۔

سبحان نے بہت کوشش کی کے پیر صاحب کی باری میں بھی

سبحان ہی لگام تھام کر پیدل چلے۔

مگر پیر صاحب نے نرمی سے سمجھایا کہ دونوں کو اپنی اپنی باری پر اور اپنے اپنے حصے کا پیدل چلنا ہو گا تبھی دونوں کے لئے سفر آسان ہو گا۔

رستے میں نماز کے لئے رکا جاتا نماز ادا کی جاتی اور یہ دو لوگوں کا قافلہ پھر سے چل پڑتا

.بلا آخر وہ لوگ اپنی منزل تک پہنچ ہی گئے

وہ بڑے سے پہاڑ کے اندر بنی ہوئی ایک کھوہ تھی۔

جسے ایک بڑے سے پتھر سے بند کیا ہوا تھا

گھوڑے اور خچر کو سامان اتار کر انکی کاٹھی سے آزاد کر دیا تھا قریب ہی چھوٹا سا قدرتی چشمہ تھا گھوڑے پانی پی کر وہی تازہ گھاس چرنے لگے۔۔

دونوں جانور مانوس لگ رہے تھے اس جگہ سے۔

پیر صاحب اور اور حسیب نے ہلکا سا دھکا لگا کر پتھر ایک طرف کر دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اندر سے اندھیرے کی بجائے روشنی آرہی تھی۔

ایک کونے میں ایک قالین نماموٹی دری بچھی ہوئی تھی

جس پر دو سادہ سے تکیے پڑے تھے۔

ایک کونے میں ایک پانی کا گھڑا اور انجیر کے گچھے ہار کی شکل میں لٹک رہے تھے۔

ایک جائے نماز بچھی ہوئی تھی جس کا کونہ فولڈ تھا بہت پر سکوں سی جگہ تھی عصر کا وقت تھا پیر صاحب نے فولڈ کیا ہوا کونہ سیدھا کیا اور نماز کی نیت کی سبحان بھی شامل ہوا۔۔

اب دونوں دعا کے بعد دری پر آکر بیٹھ گئے۔۔

پیر صاحب نے سبحان کی طرف دیکھا اور ہولے سے مسکرائے بیٹھا میں جانتا ہوں تم یہی سوچ رہے ہو نہ میں تمہیں یہاں کیوں لیکر آیا ہوں۔۔

سبحان نے چونک کر پیر صاحب کی طرف دیکھا اور سر جھکا لیا۔

جی پیرو مرشد۔

بیٹاایک بات یادرکھنا یہ دنیافانی ہے اور سب یہاں مسافرہیں میں بھی وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بولے۔

اور تم بھی یہاں تک کے سب چرندپرند جاندار حیوانات اور اللہ کی بنائی ہوئی ہر مخلوق جنات بھی۔۔

سبحان سمجھ نہیں پارہا تھاوہ کیا کہنا چاہتے ہیں اور اتنی تمہید کیوں باندھ رہے ہیں۔۔

لیکن۔۔۔۔وہ ذرا رک کر دوبارہ بولے جب انسان یا کوئی اور مخلوق حد سے تجاوز کرتی ہے اللہ کچھ دیر اسکی رسی دراز کرکے اسے سنبھلنے اسے سدرنے کا موقع دیتا ہے۔۔

مگر نہ سمجھ مخلوق اسے بھی اپنی طاقت گمان کرتی ہے۔۔

پھر خدا کی خدائی جوش میں آتی ہے اور رسی کو کھینچ کر عبرت ناک سزا دیتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر مخلوقات بہت پچھتاتی ہیں انسان کا مقصد اللہ کی عبادت اور مخلوق خدا کی مدد تھا مگر افسوس ہم بھٹک گئے ہیں اللہ ہم سب کی اصلاح فرمائے آمین۔۔

تو بیٹا ہم بھی یہاں انسانیت کی بھلائی کے کام کے لئے اے ہیں۔

میں چاہتا ہوں تم یہاں کچھ ایسے علوم سیکھو جس سے انسانوں کی بھلائی ہو۔۔

کیا تم یہ نیکی کمانا چاہتے ہو۔۔؟

انہوں نے سبحان کی طرف دیکھا۔۔۔

سبحان نے ادب سے سر جھکایا اور بولا پیر و مرشد میری خوش نصیبی ہو گی۔۔اگر میں انسانیت کے کام آسکوں۔۔

تو ٹھیک ہے پھر ثابت قدم رہنا تمہیں گمراہ کرنے اور منزل سے بھٹکانے کو بہت سارے ہتھکنڈے ہونگے شیاطین اور جنات تمہارے دل میں خوف اور وسوسے پیدا کریں گے مگر تم مظبوط رہنا اور اپنے اللہ پر یقین کامل رکھنا۔

www.novelsclubb.com

جی پیر و مرشد جیسے آپکا حکم۔

ابھی تم آج کا دن آرام کرو اگلہ حکم کل دیا جائے گا۔۔

سبحان نے آرام سے بہتر کچھ دیر گھوم پھر کر یہاں کا نظارہ کرنا بہتر سمجھا۔۔

وہ پیر صاحب سے اجازت لیکر باہر نکلا پیر صاحب نے محتاط رہنے کو کہا تھا کیوں کے یہاں ہر طرف جنات ہی جنات تھے۔۔

وہ غار نما کھوہ سے باہر نکلا اور ٹہلنے لگا گھوڑے اپنا پیٹ بھر کر زمین پر بیٹھے اونگھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

بہت ہی خوبصورت سا نظارہ تھا۔۔

اچانک اسے کہیں سے چوڑی کھنکنے کی آواز آئی۔۔

ساتھ ہی کسی کے زور زور سے سانس لینے کی آواز بھی۔

سبحان کمزور اور ڈرپوک نہیں تھا۔

مگر یہاں اس ویرانے میں عورت کہاں سے آسکتی ہے۔۔۔۔۔۔،

آواز چھن۔۔۔ چھن۔۔۔۔ چھن۔۔۔

ایک بار پھر سے بہت قریب سے آئی تھی

اور پھر وہ سامنے سے آتی ہوئی دکھائی دی گلابی پیرہن میں۔۔

وہ کوئی اور نہیں سیرت تھی

اسکی اپنی سیرت۔۔

وہ بیقراری سے اگے بڑھا سیرت تم یہاں اس سے پہلے کے وہ سیرت کو چھو لیتا

www.novelsclubb.com

اسے پیر صاحب کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

سبحان چھونا مت یہ سیرت نہیں دھوکہ ہے۔

سبحان نے فورن اپنا بڑھا ہوا ہاتھ روک لیا۔۔

ایک خوفناک اور زوردار ہنسی کی آواز آئی اس بار تو بچ گئے مگر ہر بار نہیں بچو گے ہاہاہا ہاہاہا

سبحان کے پسینے چھوٹ گئے تھے وہ جلدی سے کھوہ میں واپس آگیا۔۔

پہلے سوچا پیر صاحب کو بتادے مگر پھر یہ سوچ کر خاموش رہا پیر صاحب مجھے بزدل نہ سمجھ لیں۔۔

پیر صاحب نے اسے دھودھ کا پیالہ اور بھنا ہوا بٹیر ایک طشتری میں پیش کیا یہ لو کھاؤ اور نماز کے بعد آرام کرو

اور ہاں تم بزدل نہیں ہو اسی لئے اتنے نیک مقصد کے لئے چنے گئے ہو۔۔

سبحان سمجھ چکا تھا پیر و مرشد سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے کھانا کھا اسنے چلتی ہوئی ندی سے وضو کیا اور پیر صاحب کے قدموں آکر بیٹھ گیا۔۔

اعلی حضرت ایک بات پوچھوں۔

پوچھو وہ تسبیح کرتے کرتے رک گئے۔

اعلی حضرت یہ کھانا ہم ساتھ تو نہیں لائے تھے پھر کہاں سے آیا؟

پیر و مرشد مسکرائے اور بولے جس کی راہ میں نکلے ہو اسی نے بھیجا ہے اس سے زیادہ کوئی سوال نہ کرنا نہ میں جواب دے سکوں گا اجازت نہیں ہے۔۔

پھر اس غار نما کھوہ میں سبحان اور پیر و مرشد چھ ماہ تک قیام پزیر رہے۔۔

چھ ماہ تک انہوں نے دن میں روزے رکھے اور رات چلے میں گزرتی بہت سارے نورانی علوم سبحان کو سکھائے گئے۔

چلے میں اسے بہت سیرت روتی ہوئی نظر آتی کبھی بیمار مگر وہ ثابت قدم رہا اور چھ ماہ کے بعد اس پر علم اور روشنی کے بہت سارے در کھلے تھے اسے جنات بھوت پریت ہاتھ باندھے ہوئے نظر آتے تھے

پیر و مرشد نے

اسے واپس جانے کی ہدایت دی اور ساتھ مخلوق کا بھلا کرنے کی خاص تلقین کی کسی بھی صورت میں اپنی روحانی اور نورانی طاقت کو غلط استمال سے منع کیا۔۔وہ واپسی کو چل پڑا تھا مگر رستے میں جہاں بھی قیام کرتا لوگو کو نیکی اور صلہ رحمی کی تلقین کرتا اگر کوئی بیمار ملتا اسے دم کرتا دم کرتے ہی بیمار انسان بھلا چنگا ہو جاتا تھا۔۔

ہر طرف سبحان کے نام اور فیض کی دھوم سی مچ گی تھی۔۔

****

وہ آنکھ بچا کر موبائل تو اٹھا لائی تھیں۔

مگر انہیں بہت مایوسی ہوئی موبائل پتہ نہیں کتنے دن سے بند پڑا تھا۔۔

انہوں چار جر پر لگا یا۔

کچھ دیر بعد موبائیل کی سکرین روشن ہوئی تو لگاتار مسجز آنے لگے۔

مگر وہ سب اسکی کلاس فیلوز کے مسیجز تھے جو بار بار اسکا فون بند ہونے کی وجہ پوچھ رہی تھیں۔۔

آخری میسج عقیلہ کا تھا جو کہ رہی تھی زوبیہ تمیں کیا ہو گیا ہے میری جان۔

تم ٹھیک تو ہو عجیب حرکتیں کر رہی ہو آجکل۔

تمہیں پتہ ہے سب یہاں تمہارا اںداق اڑانے لگے ہیں

تمہیں پاگل کہنے لگے ہیں

سب کہتے ہیں تم خود سے باتیں کرتی رہتی ہو

پلیز جب بھی میسج دیکھو مجھے کال کرنا۔عقیلہ۔

عقیلہ کا میسج پڑھتے ہی فاخرہ کا ماتھا ٹھنکا کہیں اسکی بیٹی پاگل تو نہیں ہو گیی وہ موبائل وہی پھینک کر زوبیہ کے کمرے میں چلی آئی۔

وہ بیڈ پر بیٹھی مگن سی کھانا کھا رہی تھی فاخرہ نے بغور جائزہ لیا بظاھر وہ بلکل نارمل لگ رہی تھی مگر اسکا وجود چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا وہ کسی کنواری لڑکی کا کا نہیں ایک میچور لڑکی کا جسم ہے۔

فاخرہ بیگم کچھ دیر وہی بیٹھی رہی

پھر کچھ سوچ کر اٹھ کر وہاں سے چلی آئی تھیں

انھیں زوبیہ کو جلد سے جلد زوبیہ کو اپنے گھر کی کرنا تھا اس سے پہلے کے بدنامی اور رسوائی اسکے گھر کا رستہ دیکھ لے۔۔

اگلے ہی دن کچھ خواتین زوبیہ کو دیکھنے آئی اور پسند کر گیی اگلے مہینے کی نو تاریخ رکھی گیی تھی۔

زوبیہ کی طرف سے مکمل خاموشی تھی نہ اقرار نہ انکار جیسے وہ کوئی انسان نہ ہوئی روبوٹ ہوئی۔

فاخرہ بیگم ہر وقت پریشان اور بولائی بولائی سی پھرتی تھیں۔۔

رات انکے کمرے کا اے سی خراب ہو گیا تو زوبیہ کے کمرے میں سونے آگئی۔

زوبیہ کے انداز سے لگ رہا تھا اسے ماں کا کمرے میں آنا پسند نہیں آیا۔

مگر خاموش رہی۔

رات جانے کس پہر فاخرہ کی آنکھ کھلی جو منظر انہوں نے دیکھا دل دہلا دینے والا تھا

انکے منہ سے چیخ نکلی اور وہ بیہوش ہو گیی۔۔

چیخ کی آواز سے سب اٹھ کر آگئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

زوبیہ بھی ماں کے سرہانے عجیب سے حلیے میں کھڑی تھی۔۔

طاہرہ بیگم نے بیہوش پڑی فاخرہ پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری ساتھ پانی کے

چھینٹے

مارے تو وہ ہوش میں آگئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوش میں آتے ہی انہوں نے زوبیہ کی طرف انگلی سے اشارہ کیا میری زوبیہ کو بچالو

پلیز میری بچی کو وہ مار ڈالے گا۔۔۔۔۔

کون مار ڈالے گا فاخرہ بتاؤ تو سہی

وہ دوبارہ بیہوش ہو چکی تھیں۔۔

پوری رات وقفے وقفے ہوش میں آتی پھر بیہوش ہو جاتی پورا گھر ایک منٹ بھی نہ

سو سکا تھا۔۔

اس سارے واقعے میں زوبیہ بلکل لاپرواہ سی بیٹھی رہی۔۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن

فاخرہ کی طبعیت کچھ بحال ہوئی تو اسنے ساس کو سارا قصہ کہ سنایا۔۔

جب انکی آنکھ کھلی تو زوبیہ بے لباس پڑی تھی

اور کوئی بہت ہی خوفناک سی شیطانی چیز اسکے سینے پر سوار تھی۔

اور اپنی پتلی اور لمبی سی زبان سے اسکی گردن چاٹ رہی تھی۔۔

وہ میری زوبیہ کو مار ڈالے گا پتہ نہیں کون سا آسیب ہے اماں وہ بے بسی سے رونے لگیں۔۔

طاہرہ بیگم کا دل دھل گیا تو وہی ہوا جس کا ڈر تھا مگر زوبیہ کے گلے میں تو امام صاحب کا دیا ہوا تعویذ تھا۔۔

انہوں نے بہو کو سب بتایا کہ کیسے امام صاحب نے تعویذ دینے کے باوجود کسی اچھے عامل سے رجوع کرنے کا کہا تھا مگر وہ زوبیہ کو بظاہر ٹھیک دیکھ کر بھول گی تھیں مگر ہونی تو ہو کر ہی رہتی ہے۔۔

اب وہ آسیب زوبیہ پر پوری طرح قابض ہو چکا تھا۔

اور شادی بھی قریب تھی۔۔

****

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سبحان کو گئے چھ مہینے ہونے والے تھے۔

راشن تو پندرہ دن میں ہی ختم ہو گیا تھا۔۔

مگر سیرت جانتی تھی سبحان اللہ کی راہ میں نکلا ہے لوٹ کر یہی آئے گا۔

سیرت نے ہر حال میں اللہ کا شکر کیا صبر کیا راشن ختم ہونے کے بعد کچھ دن تو صبر سے گزارہ کیا پھر سوچا۔

پریشان ہونے اور رونے دھونے سے گزارا نہیں ہو گا اپنے پیٹ اور بچے کے لئے کچھ کرنا ہو گا۔۔

اس نے ساتھ والی ہمسائی ریقیہ کو ساتھ لیا اور شہر چلی آئی سبحان کی طرف سے دی گیی واحد گفٹ سونے کی انگھوٹھی تھی جو اسنے دل پر پتھر رکھ کر بیچی اس سے ایک سلائی مشین کچھ کپڑے کے پیس رنگ برنگے پیس اور کچھ گھر کا راشن اور ضرورت کا سامان خرید لائی۔

سیرت نے گھر آتے ہی تھوڑی سی کھچڑی بنائی پیٹ بھر کر کھائی تو سکون ہوا۔

کچھ دیر ستا کر سیرت اک نئے عزم سے اٹھی۔۔

اس نے راشن کی وہ تھیلیاں ایسے سنبھالی جیسے کوئی خزانہ ہو دالیں چاول نمک مرچ گھی۔

سب کچھ سنبھال کر پورا گھر صاف ستھرا کیا۔۔

پھر ایک کمرے میں زمین پر چٹائی بچھائی سلائی مشین رکھی اور رنگ برنگے پیس کاٹنے بیٹھ گیی۔

اگلے دن تک اسنے کافی ساری چھوٹی چھوٹی سی فروک تیار کی جو بہت ہی قرینے اور نفاست سے سلائی کی گیی تھیں۔

اب جو بھی عورت اس کے پاس آکر بیٹھتی سیرت وہ سلے ہووے فروک اسے دکھاتی اور خریدنے کو کہتی دام بہت مناسب تھے۔۔

کچھ ہی دنوں میں سیرت کے گھر عورتوں کا تانتا سا بندھا رہتا تھا۔

عورتیں کام کاج سے فارغ ہوتے ہی سیرت کے پاس آ کر بیٹھ جاتی سیرت نماز کی پابند تھی۔

اور امام کی بیوی بھی۔ سیرت کی بہت عزت کرتی تھیں اب بہت ساری عورتیں سیرت سے کپڑے سلوانے لگی تھیں۔

وہ سیرت کے لئے کچھ نہ کچھ بنا کر لے آتی کبھی کھیر کبھی ساگ کوئی موسمی پھل دے جاتی کوئی تازہ کھیت کی سبزی۔۔

سیرت بہت منع کرتی تھی مگر عورتیں پیار اور محبت سے سب کرتی تھیں بلا خر سیرت انکی محبت کے اگے ہار گی بہت ساری تو سلائی سیکھنے آتی تھیں۔

اب سیرت کو نہ گھر کے کام کی فکر ہوتی نہ راشن کی نہ پیسے کی سلائی کی صورت میں آنے والے پیسے اسکی ضرورت سے کہیں زیادہ ہوتے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

سبحان تو نہیں آیا مگر اللہ نے سیرت کو ایک صحت منداور خوبصورت بیٹے سے نوازا تھا۔۔

گاؤں کی عورتوں نے اسے کوئی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی۔۔

زوبیہ کے گھر میں ایک ماتم جیساماحول تھا۔۔

لگتاہی نہیں تھا یہ شادی والا گھر ہے فاخرہ اور طاہرہ کا دل ہول رہا تھا جیسے کچھ بہت ہی براہونے والا ہو۔

بار بار امام صاحب کے گھر چکر لگ رہے تھے مگر وہ ابھی چھ ماہ تک اور مدینہ میں قیام کرنے والے تھے انہوں نے اپنے ویزے میں توسیع کروالی تھی۔۔

زوبیہ ہر وقت خاموش سی رہتی یا خود سے باتیں کرتی رہتی اسے قریب کے ماحول سے کوئی دلچسپی نہیں تھی

طاہرہ بیگم نماز کے لئے اٹھی تو زوبیہ جھولے میں بیٹھی تھی۔۔

انہوں نے پیار سے زوبیہ کا ماتھا چوما اور ہاتھ پکڑ کے ساتھ لے گی آؤ زوبیہ نماز پڑھو تم بھی۔۔

زوبیہ پانچ وقت کی نمازی ہوتی تھی مگر نماز کا نام سنتے ہی۔بدک گی نہیں اس نے زور سے اپنا ہاتھ چھڑوایا نہیں وہ زور زور سے سر نفی میں ہلا رہی تھی۔۔

میں نماز نہیں پڑھ سکتی اسکی آنکھیں ابل کر باہر کو آگی تھیں۔۔

چہرہ لال ہو گیا تھا۔۔

وہ ایک دم غصے اور جنوں سے چلانے لگی میں نماز نہیں پڑھ سکتی نہیں نہیں۔۔۔۔ نہیں پڑھ سکتی میں نماز اسنے اپنے دونوں ہاتھوں کی موٹھیوں میں اپنے بال جکڑ لئے تھے۔۔

جیسے بہت تکلیف میں ہو۔۔۔،

میں نماز نہیں پڑھوں گی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر وہ زمین پر ڈھیر سی ہو گئی طاہرہ بیگم اس نئی صورت حال سے پریشان ہو گئی یا میرے اللہ یہ کیا مشکل ہے میری بچی کو اس مشکل سے نکال دے میرے اللہ وہ بے بسی سے رونے لگیں زوبیہ بے ہوش سی ہو گئی تھی۔۔

پھر ہر طرح کے عامل بابا گھر میں آنے لگے کوئی کہتا آسیب ہے کوئی کہتا جادو کروایا گیا ہے۔

ایسی باتیں کہاں چھپتی ہیں زوبیہ کے سسرال تک یہ خبر پہنچ چکی تھی۔۔

گھر والے رشتہ ختم کرنا چاہتے تھے۔۔

مگر لڑکا ہر صورت زوبیہ سے ہی شادی کرنا چاہتا تھا۔۔

اسے زوبیہ بہت پسند آئی تھی۔۔

زوبیہ کو دورے پڑنے لگے تھے بیٹھے بیٹھے غش پڑ جاتی آنکھیں باہر کو نکل آتی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کبھی زور زور سے چیخنے لگتی چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکتی گلابو جیسی رنگت بجھ سی گیی تھی
--

وہ اکثر حالت غیر میں ملتی کبھی بے لباس ہی کمرے سے باہر آجاتی تھی--

طاہرہ اور فاخرہ کی ہر امید ختم ہو چکی تھی۔

وہ ٹونے ٹوٹکے کروا کروا کر تنگ آچکی تھیں-- مگر زوبیہ کی حالت میں کوئی سدھار نہ آیا سب ملازم ایک ایک کر کر کے گھر چھوڑ چکے تھے--

کچن سے دھودھ گوشت تک غائب ہونے لگا۔

www.novelsclubb.com

اب انکا گھر آسیبی گھر مشہور ہو چکا تھا--

اب تو محلے والے اکثر انکو چھت پر کسی بہت ہی موٹے اور کالے سے بلے کو دیکھتے تھے--

سبحان مسلسل دو دن سے سفر میں تھا اب منزل بہت قریب تھی--

اسے اپنی سیرت سے ملنا تھا۔۔

اور اپنی اولاد سے بھی۔

پتہ نہیں بیٹی ہے یا بیٹا مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں

دل ذرا ملول سا ہوا مگر اگلے ہی لمحے اس نے سب وہم ملال دل سے صاف کر دیے۔

اللہ جانتا ہے میں کبھی اپنے فرائض سے نہیں بھاگا۔۔

اگر میں سیرت سے دور تھا تو پیر و مرشد کے حکم سے۔۔

اللہ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ انہی سوچوں میں تھا جب ایک دھماکا ہوا اور گاڑی کے ٹائر چرچرانے کی آواز آئی

اور گاڑی جھٹکے کی آواز سے رک گئی۔۔

ٹائر پنکچر ہو گیا اس ٹائم رات کے دو بجنے والے تھے ہر طرف گھپ اندھیرا تھا۔۔

یہ کوئی نہ معلوم قصبہ تھا۔۔

ہر طرف ہو کا عالم تھا۔۔

مسافر کھڑکیوں سے پردے ہٹا کر باہر دیکھتے اور سہم کر پردے برابر کر دیتے۔۔

اجاڑ سی جگہ تھی۔۔

اور جنوری کی ٹھنڈ اس سردی اور ھلکی ھلکی بارش میں کون اس وقت انکی مدد کو آسکتا تھا۔۔

ڈرائیور کے پاس اضافی ٹائر نہیں تھا ورنہ اپنی مدد آپکے تحت کچھ کرتے۔۔

یہاں چوراچکوں کا بھی بہت اندیشہ تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ خواتین نے تو ڈر کر رونا شروع کر دیا تھا۔۔

کوچ کے سارے دروازے اندر سے لاک تھے۔۔

پردے بھی برابر کر دیے گے۔

صبح سے پہلے کوئی مدد نہیں آسکتی تھی اس لئے سبکو آرام کرنے کا کہہ کر۔

کچھ جوان پہرے لئے الرٹ ہو گئے تھے۔۔

تین پارٹیاں بنادی گیی تھی دو دو گھنٹے ہر پارٹی کو

پہرہ دینا تھا ہر پارٹی میں تین تین لوگ تھے۔۔

مگر سب لوگ پھر بھی اندر سے سہمے ہووے تھے۔۔

سبحان کی سیٹ سے ٹیک لگائے لگائے جانے کب آنکھ لگ گیی۔۔

آنکھ لگی تو پیر صاحب کا دیدار ہوا۔۔

وہ معمول کے مطابق اپنی تسبیح پر ورد کر رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

سبحان کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور بولے۔

بچہ ابھی فلحال یہی تیری منزل ہے تجھے یہی اترنا ہے۔

اس سے پہلے کے وہ انسے کچھ پوچھتا وہ غائب ہو گئے تھے۔

سبحان کی آنکھ کھلی تو سب مسافر سو رہے تھے۔۔

******

سبحان نے اپنا مختصر سا سامان اٹھایا اور سوے ہووے مسافروں کے بیچ سے احتیاط سے رستہ بناتے ہووے مبادا کسی مسافر کی نیند خراب نہ ہو۔۔

بس سے باہر نکل آیا۔

تو گارڈ کی ڈیوٹی دیتے ہووے لڑکے چونک سبحان کو دیکھنے لگے۔

مولانا صاحب آپ اس وقت کہاں جا رہے ہیں۔

وہ سبحان کے حلیے سے اسے مولانا صاحب کہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اجازت دو دوستو یہ ہی میری منزل ہے۔

پر مولانا صاحب اس ٹائم بس سے باہر جانا خطرے سے خالی نہیں ہے کوئی اور سواری بھی نہیں ملے گی اور باہر ویرانے میں کوئی خطرناک جانور بھی ہو سکتا ہے وہ اصرار کرنے لگے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سبحان نے مسکرا کر اصرار کرنے والے لڑکے کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور بولا۔

فکر نہ کرو دوست اللہ میرے ساتھ ہے۔

اللہ آپ سب کا بھی حامی و ناصر ہو فی امان اللہ۔

لڑکا نہ چاہتے ہووے بھی رستہ دینے پر مجبور ہو گیا۔

بس سے باہر نکلتے ہی ٹھنڈی سرد ہوا نے سبحان کا استقبال کیا سردی اس قدر تھی

سبحان کو کپکپی سی طاری ہو گئی۔

موسم بھی خراب تھا۔۔

بارش جلد ہی آنے والی تھی۔ بجلی تھوڑی تھوڑی دیر بعد چمک کر غائب ہو جاتی تھی

گھپ اندھیرا تھا۔

سبحان نے پہلا قدم بڑھایا اور پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

(صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَللّٰہُ اَکبَرُ اَللّٰہُ اَکبَرُ اَللّٰہُ اَکبَرُ لَااِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَللّٰہُ اَکبَرُ اَللّٰہُ اَکبَرُ اَللّٰہُ اَکبَرُ لَااِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ

بیشک اللّٰہ بہت رحیم ہے کریم۔

اللّٰہ اکبر؛اللّٰہ اکبر؛اللّٰہ اکبر؛

اللّٰہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں؛

محمد صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللّٰہ کے رسول ﷺ ہیں۔

www.novelsclubb.com

بجلی زور سے کڑکی دور سے ایک سنسان سارستہ روشن ہوا جیسے سبحان کو بتایا جارہا ہو

یہی ہے تمہاری منزل۔

بس میں سوے ہووے مسافر بھی بجلی کی آواز سے اٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔۔

سبحان کے ہر بڑھتے قدم سے جیسے رستہ سمیٹنے کی بجائے بڑھتا ہی جارہا تھا۔

کوئی تیس منٹ کے پیدل سفر کے بعد رستہ اونچا نیچا اور ٹیڑھا میڑھا سا ہونے لگا۔

ساتھ ہی بارش بھی ہونے لگی سبحان نے اندھیرے اور دھند میں کوئی محفوظ جگہ ڈھونڈھنے کی ناکام کوشش کی مگر ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہ دے رہا تھا۔

پھر دور کہیں پھر سے بجلی چمکی تو قریب ہی اسے ایک چھوٹا سا کمرہ سا نظر آیا اسے حیرت ہوئی یہاں ویرانے میں کمرہ کہاں سے آگیا۔وہ جلدی سے کمرے کے قریب پہنچا دروازے کے قریب پہنچا تو اسے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کمرہ لاک نہیں تھا کمرے کے باہر سے بنا تالے کے کنڈی اڑسی گئی تھی اس نے ہاتھ سے کنڈی کھولی اور کمرے میں داخل ہو گیا۔

کمرے میں ہلکی سی لائٹ والا بلب روشن تھا اندر آکر سبحان نے شکر کیا دروازے کو اندر سے بند کیا اور کمرے کے ایک کونے میں بچھی جلینگا سی چارپائی پر بیٹھ کر کمرے کا جائزہ لینے لگا۔

کمرے کے ایک کونے میں ایک ٹیوب ویل کا انجن نصب تھا اور ایک طرف کمرے کے کچھ فرش پر کچھ اوزار کھیتوں میں استمال ہونے والا سامان کہی کدال ایک کلہاڑی اور درانتی اور کچھ ایسا ہی سامان پڑا تھا۔

سبحان سمجھ گیا یہ کمرہ ٹیوبل کے انجن کو چوراچکوں سے محفوظ رکھنے کو بنایا گیا ہے

۔دروازہ زور زور سے بجنے لگا شاید کوئی آیا تھا۔

دروازہ اب پوری شدت سے بجنے لگا جیسے آنے والا بہت بیقرار ہو سبحان نے دروازہ کھول دیا آنے والا بہت غصے میں تھا کون ہو تم وہ غصے سے بولا مگر جیسے ہی سبحان پر نظر پڑی لہجہ دھیما سا ہو گیا۔

کون تم؟

میں مسافر ہوں بھائی رستہ بھٹک گیا ہوں بارش کی وجہ سے یہاں پناہ لی معافی چاہتا ہوں بنا اجازت یہاں چلا آیا۔

www.novelsclubb.com

ارے نہیں مولوی صاحب یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے آپکا جب تک دل کرے یہاں رہیں۔

اصل میں میری پانی کی باری تھی۔

پانی لگا کر اب گھر جانا تھا تالا لگانے آیا تھا کنڈی اندر سے بند تھی تو ڈر گیا تھا کوئی چور نہ گھس گیا ہو آپ یہاں رہ سکتے ہیں اندر سے کنڈی لگا لینا میں اب صبح آؤں گا آپکے لئے روٹی لیکر بنا کھانے کے مت جانا مولوی جی بد شگونی ہوتی ہے اللہ بھی ناراض ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

میرا نام لیا سا ہے رب را کھا۔

اسنے اپنی میلی سی چادر اچھی طرح لپیٹ لی اور سبحان کو دروازہ بند کرنے کی تلقین کر کے چلتا بنا۔

صبح کی نماز وہی ادا کی اور جھلینگا سی چارپائی پر سو گیا۔

ہلکے سے شور سے اسکی آنکھ کھلی

حواس نارمل ہووے تو پتہ چلا کوئی کنڈی کھڑکا رہا ہے۔

اسنے دروازہ کھولا تو سامنے لیاسا کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس پر بڑا

سا پھولوں والا رومال پڑا ہوا تھا۔

لو مولوی جی ناشتہ کرو۔

بہت تکلف کیا الیاس تم نے۔

ٹرے میں تین پراٹھے۔

انڈوں کا سالن ساتھ ساگ مکھن اچار اور ساتھ لسی کا جگ تھا۔

بِسمِ اللّٰہِ کرو مولوی جی۔

لیاسا سبحان کے حلیے لباس سے اندازہ لگا چکا تھا۔

مولوی صاحب اللّٰہ کے نیک بندے ہیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کھانے کے بعد سبحان نے ہاتھ اٹھا کر لیا سے کے لئے خیر کی دعا کی۔

مولوی صاحب آپ مجھے اللہ کے کوئی نیک بندے لگتے ہیں۔

آپ میرے بیٹے کے لئے بھی دعا کر دیں بہت ہی بیمار رہتا ہے۔

میرا ایک ہی بیٹا ہے۔

دس سال کا ہو گیا ہے۔

مگر اسے دنیاداری کی کوئی ہوش ہی نہیں ہے۔

چارپائی پر کھاتا ہے وہی حاجت کرتا ہے

www.novelsclubb.com

مولوی صاحب میں نے کوئی دم درود والا نہیں چھوڑا۔

کوئی حکیم کوئی ڈاکٹر نہیں چھوڑا۔

اسکی ماں ہر وقت روتی رہتی ہے۔

آپ اللہ کے نیک بندے لگتے ہیں دعا کر دیں میرے بیٹے کے لئے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیاسا دکھی اور مغموم لہجے میں سر جھکا کر بولا۔

سبحان نے دونوں آنکھیں بند کی دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے۔

اور کچھ زیر لب پڑھا اس دوران لیاسا سبحان کے چہرے کو بغور جائزہ لے رہا تھا اس نے محسوس کیا سبحان کا چہرہ اک دم سرخ ہو گیا۔

چند لمحوں بعد سبحان نے آنکھیں کھولی تو سرخ انگارا ہو رہی تھیں۔

الیاس جی مولوی صاحب وہ ادب سے بولا۔

مجھے اپنے بیٹے کے پاس لے چلو۔

کیوں نہیں مولوی صاحب وہ فورن راضی ہوا۔۔

سبحان نے اپنے سفری بیگ اٹھایا اور الیاس عرف لیاسا کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

اب مطلع اب صاف تھا دھند ہٹ چکی تھی۔

دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

وہ چوڑی لال والی اینٹ والی سڑک پر چلتے ہووے بل کھا کر ایک کھیت کی پگڈنڈی پر آ گئے تھوڑا چلنے کے بعد اکا دکا گھر نظر آنے لگے،

کچے پکے سے گھر تھے چھوٹی چھوٹی دیواروں مگر بڑے بڑے صحنوں والے گھر گلی میں چھوٹے چھوٹے سانولے سے بچے کھیل رہے تھے عورتیں گھروں کی صفائی میں مصروف تھیں کچھ بھینس کے گوبر کے اپلے تھاپ رہی تھیں سبحان کو دیکھ کر سب حیران سی ہو گیی۔

لگتا ہے لیا سا اپنے پتر کے علاج کے لئے کسی پیر کو لیکر آیا ہے

سبحان کے کانوں تک ایسی بہت سی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

ایک دروازے کے پاس جا کر لیا سا رک گیا اک منٹ مولوی جی میں اندر پردہ کروا لوں

یہ کہ کر لیا سا میلے سے پردے کے پیچھے گم ہو گیا۔

وہ پانچ منٹ میں باہر آیا اور سبحان کو لیکر اندر چلا آیا

صحن کے بیچوں بیچ ایک بڑا سا برگد کا درخت تھا بہت ہی پرانا درخت گھنا جس کی جڑیں

زمین تک آرہی تھیں۔

برگد کے درخت کے نیچے ایک چارپائی پر ایک کمزور سا بچہ لیٹا ہوا تھا۔

اسکی رنگت پیلی زرد ہو چکی تھی۔

سبحان کو بیٹھنے کے لئے ایک رنگین پاؤں والا پیڑا دیا گیا تھا۔

سبحان نے جاتے ہی لڑکے کی نبض دیکھی بہت سست تھی

اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد سبحان نے لیاسے سے کچھ سوالات کئے

کتنے عرصے سے بیمار ہے یہ

www.novelsclubb.com

پانچ سال سے بیمار ہے مولوی جی پتہ نہیں کس کی نظر لگ گیی اچھا بھلا تھا ایک دن اسی درخت کے نیچے کھیلتے ہوئے بے ہوش ہو گیا پھر یہ بیماری بڑھتی بڑھتی اتنی بڑھی اب یہ منجھی سے منجھی ہو گیا ہے الیاسے نے آنسو پونچھے۔

پانی کا ایک پیالہ لاؤ سبحان نے کہا۔

پانی کے پیالے پر کچھ پڑھ کر دم کیا پھر الیاسے سے کہا یہ پانی گھونٹ گھونٹ کر کے اسے پلا دو۔

اس نے ایسا ہی کیا پانی ختم ہوتے ہی۔

لڑکے کی حالت غیر ہونے لگی پہلے وہ ذرا سا کپکا پایا پھر اک دم سے زور زور سے ہلنے لگا۔

لیاسا ڈر گیا تھا یہ کیا ہو رہا ہے مولوی صاحب اس نے گھبرا کر سبحان کی طرف دیکھا

۔

سبحان نے اسے تسلی دی اور کہا کوئی ڈرنے والی بات نہیں ہے بچے پر کچھ شیطانی سایہ ہے ابھی ٹھیک ہو جائے گا تم ہمت رکھنا۔

لڑکے نے اب چلانا شروع کر دیا تھا لڑکے کے شور اور چیخ پکار سے محلے کی کچھ عورتیں اور مرد جمع ہو گئے تھے۔

اب اسنے شور کے ساتھ زور زور سے ہاتھ پیر مارنا بھی شروع کر دے تھے۔

پھر اک دم وہ چارپائی سے جھکا اور ایک بڑی سی قے کر دی۔

ہرے رنگ کی بدبودار قے سے ایک دم پورا صحن بدبو سے بھر گیا۔

لڑکا نڈھال سا چارپائی پر لیٹ گیا۔

جیسے ہمت ختم ہوگئی ہو آس پاس کھڑے لوگو نے اپنے اپنے ناک ڈھک لئے تھے۔

سبحان نے اپنے بیگ سے ایک پن اور کاغز نکالا کچھ لکھ کر دو حصوں میں تقسیم کیا۔

ایک ٹکڑا موڑ کر بتی سی بنائی۔

www.novelsclubb.com

اور دوسرے کو تعویذ کی شکل میں باندھ کر ہاتھ میں پکڑا اب دو جوان اور مظبوط لڑکوں کو بلا لڑکے کے دونوں بازو کس کر پکڑنے کو کہا

جب لڑکے بازو پکڑ چکے سبحان نے وہ بتی سی جلا کر لڑکے کی ناک کو دھوواں دیا۔

لڑکے کی چیخیں نکل گیی مگر وہ لڑکا بہت غصے اور جلال سے سبحان کو دیکھ رہا تھا تجھے میں چھوڑونگا نہیں مولوی تم نے ہمیں چھیڑ کر اچھا نہیں کیا وہ بار بار سبحان پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا یہ لڑکا کچھ دیر پہلے ملنے جلنے سے قاصر تھا جب بھی حملہ کرنے کی کوشش کرتا وہ دونوں نوجوان اپنی ساری طاقت اور جان لگا کر اسے روک رہے تھے مگر لگ رہا تھا وہ زیادہ دیر نہیں روک پاایں گے سبحان نے اگے بڑھ کر لڑکے کی موٹھی میں لکھا ہوا تعویز دیا اور مٹھی کس کر باندھ دی وہ تعویذ مٹھی میں آتے ہی رونے چلانے لگا مجھے معاف کر دیں اب نہیں تنگ کرونگا اس لڑکے کو اب وہ بھاری سی آواز میں معافی مانگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے معاف کر دے تجھے تیرے نبی ﷺ کا واسطہ اس بچے نے ہمیں تنگ کیا تھا اس لئے اسکو سزا دی۔

سبحان نے کچھ پڑھ کر پھونک ماری لڑکا لوٹ پوٹ ہو گیا۔

کچھ واعدے کچھ قسمیں لیں اور دونوں نوجوانوں سے کہا چھوڑ دو اسے

لڑکا اب بے سدھ سا گر پڑا جیسے سالوں سے کوئی بوجھ ہو اسکے سر پر۔

مبارک ہو الیاس تمہارا بیٹا اب بلکل ٹھیک ہو چکا ہے۔

سبحان نے ایک تعویذ اسی برگد کے درخت پر لٹکایا اور اجازت چاہی مگر الیاس نے بہت اصرار سے روک لیا۔

وہ اپنے محسن کی کچھ دن مہمان نوازی کرنا چاہتا تھا۔

شام تک لڑکا ہسنے بولنے لگا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

کہاں وہ زندہ لاش کی طرح پڑا تھا۔

اس کے بعد جیسے پورے گاؤں میں مولوی صاحب کے فیض کی دھوم مچ گئی۔

لوگ جوک در جوک آنے لگے تھے۔

جو بھی آتا فیض یاب ہو کر جاتا

بات نکلتے نکلتے فاخرہ اور طاہرہ کے کانوں تک بھی جا پہنچی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

******

کسی جاننے والے نے بتایا تھا کے وہ بہت پہنچے ہووے پیر ہیں کچھ لیتے نہیں اللہ کی خوشنودی کیلئے انسانیت کی مدد کرتے ہیں۔

بہت بھلے انسان ہیں پیر صاحب۔

فاخرہ پتہ چلتے ہی ڈیرہ کمبوہ پنڈ کی طرف بھاگی۔۔

اسے اپنا گھر اور بچی کو بچانے کیلئے کوئی بھی قربانی دینے کے لئے تیار تھی۔۔

سبحان نے ظہر کی نماز کے بعد روز کی طرح سورہ جن کی باآواز. تلاوت شروع کی

سبحان کی آواز میں بہت درد اور سوز تھا۔

وہ اس وقت لیا سے کی بیٹھک میں رہائش پذیر تھا۔

جو گھر کے بلکل باہر کی طرف الگ تھلگ تھی۔

کسی کے آنے کا بہت کم امکان ہوتا تھا۔۔

جیسے جیسے سبحان تلاوت کر رہا تھا۔

کمرے میں غیر معمولی ہلچل پیدا ہوگی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اک دم سے کمرے سے خوشبو کی لپٹیں اٹھنے لگی تھیں۔۔

کمرے کے پردے بنا ہوا کے ہی لہرانے لگے تھے۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے اس وقت پورا کمرہ خدا کی پاک کلام کے اثر سے مہک اٹھا تھا۔

اور ہر چیز کلام الہی کو سنتے ہی وجد میں آگئ تھی۔

سبحان آنکھیں بند کیے مدہوش سا تلاوت میں مشغول رہا۔

یہاں تک کے سبحان کے سامنے پڑی میز کی چیزیں جس پر ایک گلدستہ ساپڑا تھا۔

وہ درمیان سے کھسک کر میز کے بلکل کنارے پر آچکا تھا۔

سارے کمرے کی چیزیں اس وقت حرکت میں تھیں۔

سبحان نے آخری آیت کی تلاوت کی تو اسکا گلا شدت جذبات سے رندھ گیا اور

آنسوؤں کی لڑی آنکھوں سے رواں ہوگی۔

ایک دم دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دستک ہوتے ہی سبحان نے آنکھیں کھولیں۔

کمرے کی ہر چیز پلک جھپکتے ہی اپنی جگہوں پر واپس ہو چکی تھیں۔

سبحان زیر لب مسکرادیا وہ دیکھ چکا تھا۔

یہ سب جنات کی کارستانی تھی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دروازے پر لیا ساتھا۔

وہ جب سے سبحان کو گھر لایا تھا دن رات اسکی خدمت کرنے کی کوشش میں ہوتا اچھے سے اچھا کھانا پیش کرتا سوتے ہووے دھودھ کا گلاس پیش کرتا مگر سبحان بہت ہی پیار اور نرمی سے اسے سمجھاتا تھا۔

ہم درویش لوگ پیٹ بھرنے کے لئے نہیں جینے کے لئے کھاتے ہیں۔

زیادہ کھانا اور بھر پیٹ کھانا دنیاداروں کی نشانی ہے۔

سبحان دن میں زیادہ تر روزے سے ہوتا تھا رات دھودھ اور کھجور سے افطار کرتا پھر سحری میں دو کھجور یا پانی کے گلاس سے سحری کر لیتا تھا۔

مولوی صاحب دو بیبیاں وڈی سی گڈی میں آپکو ملنے آئی ہیں بہت پریشان لگتی ہیں۔

سبحان نے انہیں بلانے کے لئے کہا۔

اگلے ہی لمحے طاہرہ اور فاخرہ سبحان کے سامنے تھیں۔

اور ساری راوداد سبحان کو سنا رہی تھیں۔

سبحان نے انکو تسلی دی اور ساتھ چلنے کی حامی رضامندی دے دی۔

ٹھیک ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ ایک بہت ہی شاندار محل نما حویلی کے دروازے پر کھڑے تھے۔

پوری حویلی کو بہت ہی خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا تھا۔

سنگ مرمر کے فرش محرابی راستے بڑا سالان جو ہر طرح پھولوں سے سر بزاور شاداب تھا۔

کچھ گملے نیٹ سے لٹکا کر راہداری سجائی گئی تھی۔

دونوں خواتین راہداری سے ہوتی ہوئی ڈرائینگ روم کی طرف جا رہی تھیں۔

پیچھے پیچھے سبحان اور کچھ ملازم تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اچانک مظبوط نیٹ سے لٹکا ہوا گملا آنا فانا سبحان کے سر پر سے ہوتا ہوا زمین پر گر کر چکنا چور ہو گیا تھا۔

سبحان کے منہ سے بے اختیار نکلا(بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَللّٰہُ اَکۡبَرۡ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہ

اَسۡاَلُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡمَ رَبَّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ اَنۡ یَّشۡفِیَکَ

پھر تو جیسے گملوں کی بارش سی ہو گیی ایک ایک کر کے گملے گرنے لگے

مگر ایک بھی گملا سبحان کو چھو تک سکا وہ سبحان کے بہت ہی قریب گر کر چکنا چور ہو جاتے تھے دونوں خواتین اور ملازم ڈر کر کمروں میں چھپ گئے تھے۔

بہت ہی ہولناک سا منظر تھا۔

چند منٹ یہ کھیل جاری رہا پھر سناٹا چھا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب باہر سے شور کی آواز تھم گئی تو فاخرہ اور طاہرہ کمرے سے نکل آئی سبحان کے سامنے شرمندہ سی معذرت کرنے لگی۔

معاف کرنا مولوی صاحب ہم اس نئی افتاد سے ڈر گئی تھیں۔

سبحان تسلی دی سب ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ ڈرائینگ میں اسے بیٹھا کر خود چائے پانی کا انتظام کروانے گئی تو سبحان نے سختی سے منع کیا اور کہا وہ جس مریض کے لئے یہاں آیا ہے اس سے ملوایا جائے اور بتایا میں روزے سے ہوں۔

وہ دونوں سبحان کو ساتھ لیئے اک کمرے تک آئی کمرے کو باہر سے تالا لگا کر بند کر دیا گیا تھا۔

کمرہ کھولا گیا تو اندر کا منظر بہت ہی ہولناک تھا۔

ایک بہت ہی خوبصورت سی کم عمر جس امر بمشکل اکیس سال تھی زنجیروں سے جکڑ کرر کھا گیا تھا جیسے کسی بے زبان کو رکھا جاتا ہے۔

لڑکی نیم بے ہوش سی تھی۔

پیروں میں بھی زنجیر تھی۔

لڑکی کے لمبے بال پورے بکھرے ہووے تھے۔

وہ اس قدر خوبصورت تھی جس کا شمار نہ ہو مگر اسکی رنگت ہلدی ہو رہی تھی وہ دوپٹے سے بے نیاز نیم دراز تھی۔

نظر پڑتے ہی سبحان نے نظریں جھکا لیں اور لڑکی کو چادر سے ڈھکنے کو کہا۔

وہ اب ہلکا ہلکا کسمسا رہی تھی پھر اس نے چونک کر اک دم پوری آنکھیں کھول دی۔

اور سبحان کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی۔

سبحان نے کچھ پڑھ کر اس کے ماتھے پر دم کیا۔

لڑکی جیسے انگاروں پر لوٹنے لگی وہ بے بسی سے سر ادھر ادھر مارنے لگی۔ سبحان نے گھر والوں کو کمرے کی تمام کھڑکیاں کھولنے کا کہا اور زیر لب کچھ پڑھنے لگا ساتھ ہی پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اس پر دم کر کے وہ پانی کے لڑکی کے منہ پر چھیٹے مارنے لگا جیسے ہی پانی منہ پر گرتا لڑکی ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگتی۔

سبحان نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا اور ساتھ ہی سارا پانی زوبیہ کے منہ پر ڈال دیا۔

زوبیہ نے زور سے چیخ ماری اور ایسے تڑپنے لگی جیسے پانی نہیں تیزاب ڈالا گیا ہو پھر اک دم سے اپنا گلا پکڑ کے چلانے لگی امی بچاؤ میرا دم گھٹ جائے گا۔

سبحان نے فاخرہ کو اشارہ کیا کے گلے میں جو بھی چیز پہنی ہے اتار کر پھینک دی جائے

۔

کیوں کے وہ چلا رہی تھی امی یہ چین میرا گلہ گھونٹ ڈالے گی۔

فاخرہ نے آگے بڑھ کر چین اترنے کی کوشش کی مگر جیسے ہی وہ چین اتارنے کی کوشش کرتی کوئی چیز اسے پیچھے دھکیل دیتی زوبیہ کی آنکھیں ابل کر باہر کو آرہی تھیں گلے سے خرخر کی آوازیں آرہی تھیں جیسے کوئی اسکا گلا گھونٹ کر اسے مار رہا ہو۔

مجبور ہو کر سبحان آگے بڑھا ایک ہاتھ زوبیہ کے ماتھے پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے چین اتار کے ہاتھ میں پکڑلی۔

ایک بہت ہی بھدا سا لوکٹ تھا جس پر ایک بہت ہی خوفناک سی شیطانی سی کھوپڑی بنی ہوئی تھی۔

لاکٹ گلے سے اترتے ہی زوبیہ ٹھیک ہوگیی غنودگی میں چلی گیی ہو۔

فاخرہ اور طاہرہ لاکٹ دیکھ کر حیران تھیں۔

مولوی صاحب جب ہم نے اسے یہ لاکٹ پہنایا تھا تب اسکی یہ شکل نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

جو آپ نے پہنایا تھا یہ وہ لاکٹ نہیں ہے۔

یہ کوئی اور لاکٹ ہے۔

سبحان نے کچھ پڑھ کر لاکٹ پر پھونک ماری تو لاکٹ سے عجیب اور کالا سا دھواں نکلنے لگا۔

سبحان نے جیسے ہی لاکٹ زمین پر پھینکا تعویذ سے نکلنے والا دھواں نے پورے کمرے جی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

پھر ایک بلند اور غصے سے کڑکتی آواز بلند ہوئی

بہت غلطجگہ ہاتھ ڈالا ہے تو نے مولوی اب تو اپنی جان سے جائے گا۔

تو نے مجھے میری پریمیکا سے دور کیا ہے نہ اب اسکی سزا تجھے ضرور ملے گی ہاہاہا

آواز قہقے لگا بند ہو چکی تھی اب سناٹا تھا ہر طرف۔

فرش سے چین لاکٹ غائب ہو چکے تھے۔

سبحان کاغذ پر کچھ لکھا اور تعویذ کی شکل میں بند کر کے فاخرہ کو دیا اسے لڑکی کے گلے میں پہنا دو اور کچھ صدقہ خیرات بھی کر و لڑکی کی جان چھوٹ گیی ہے۔

سبحان اب واپس آچکا تھا۔

رات کے کسی پہر اسے خواب میں سیرت نظر آئی۔

وہ ایک پلنگ پر بیٹھی سنگار کر رہی تھی۔

سبحان کے آنے کی خوشی میں۔

سبحان کو دیکھتے ہی وہ بھاگ کر آئی آکر اسکے گلے آلگی۔

ساتھ ہی سبحان کی آنکھ کھل گیی۔

وہ بیقرار سا ہوا اٹھا۔

اسے سیرت بے تحاشا یاد آئی تھی اور اپنا بچہ بھی۔

کچھ دیر وہ چار پائی پر بیٹھا سوچتا رہا

www.novelsclubb.com

پھر اٹھ کر ٹہلنا شروع کر دیا۔

اچانک سبحان کی نظر کھڑکی پر لگے سایے پر پڑی۔

سبحان کی نظر پڑتے ہی سایہ حرکت میں آیا اور غائب ہو گیا۔۔۔۔۔۔اور پھر یہ عورت نما سایہ ہر جگہ نظر آنے لگا جیسے اس کا پیچھا کر رہا ہو

بہت ہی خوبصورت لڑکی تھی جو بہت محبت سے سبحان کو دیکھتی مگر بات نہیں کرتی تھی۔

سبحان کو وہ سایہ نسوانی سا لگا۔

پھر نیند ہی اوڑ گیی سبحان کو کے کون ہے وہ

پھر اگلے ہی لمحے اس نے اس خیال کو دماغ سے جھٹک دیا اور وضو کر کے رب سے راز و نیاز میں لگ گیا۔

****

www.novelsclubb.com

زوبیہ نے دادی کو آواز دی بڑی امی

کمزوری اور نقاہت اسکی آواز سے عیاں تھی۔

دادی۔۔۔۔۔۔۔

دادی صدقے میری جان بولو کیا ہوا۔

دادی مجھے بھوک لگی ہے۔۔

وہ خوش ہو گیی تھیں۔

ملازم کو آوازیں دیں

www.novelsclubb.com

فورن زوبیہ کے لئے کھانا لاؤ اسکی پسند کا

سب کے سب زوبیہ کے ارد گرد جمع تھے خوشی کا ماحول تھا۔

زوبیہ ماں کے گلے سے لگی بیٹھی تھی۔

سب اسے ٹھیک دیکھ کر نہال ہو رہے تھے۔

کھانا کھانے کے بعد زوبیہ کو پھر سے نیند آنے لگی تھی۔

اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑا وزن اسکے کندھوں سے ہٹ گیا ہو۔

زوبیہ کے سوتے ہی گھر کے سب افراد ایک ایک کر کے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے فاخرہ زوبیہ کے پاس ہی تھی۔

آج بہت دن کے بعد سب سکون اور آرام کی نیند سوے تھے۔

مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آدھی رات کے بعد یہ سکون سکون نہ رہا۔

پورہ گھر میں کسی کے ہسنے کی آواز گونجنے لگی تھی۔

پھر یہ آواز رفتہ رفتہ بڑھنے لگی۔ پھر یہ آواز کسی کے رونے کی آواز میں بدل گیی۔

سب افراد نیند سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔

خواتین مختلف قرانی آیات کا ورد کرنے لگیں۔

تو رونے کی آواز بند ہو گئی۔

مگر کچھ دیر بعد ہی چھت سے اٹھا پٹخ کی آوازیں آنے لگیں

جیسے کوئی چھت کا سامان اٹھا کر ادھر ادھر پھینک رہا ہو۔

اللہ اللہ کر کے رات کٹی تو صبح ہوتے ہی وہ ایک بار پھر

سبحان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔

سبحان نے آنکھیں بند کی اور کچھ لمحے یوں ہی مراقبے میں رہا۔

پھر انکو حکم دیا گھر کے ہر کمرے کے ہر کونے ہر جگہ چھت سے لیکر ہر با آواز بلند

اذانیں دینے کو کہا تا کہ بھوت پریت بھاگ جاے

کچھ تعویذات کچھ دم کیا ہوا پانی دیا اور زوبیہ کی جلد از جلد شادی کرنے کو کہا

سبحان کی بات پر فورن عمل در آمد کرنے کی کوشش کی گئی۔

زوبیہ مکمل صحت یاب ہو چکی تھی مگر وہ شادی کے لئے خود کو رضامند نہ کر سکی

اسے سب کچھ یاد تھا۔

--

*****"****************

سبحان کو گھر واپسی کا اشارہ چکا تھا۔

اس کی الیاسے کے گھر یہ آخری رات تھی۔۔

وہ ایک ایسا مسافر تھا جس کی پوری زندگی سفر میں تھی۔

انسانوں کی خدمت خلق اور بھلائی کے لئے اور اسے فخر تھا اس نیک کام کرنے کے

لئے رب نے اسے چنا تھا۔

سبحان کی جیسے ہی آنکھ لگی

اسکے پیر کا انگھوٹھا کسی نے زور سے ہلایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تین بار اسے نیند سے جگایا گیا تھا۔

تنگ آکر سبحان اٹھ کر بیٹھ گیا ہر بار کی طرح کمرے سبحان کے علاوہ کوئی نی تھا سبحان نے کڑک دار آواز میں پوچھا کون ہو تم سامنے آؤ

کیا کہنا چاہتے ہو۔

اب کی بار کمرے اور کھڑکی کا پردہ زور سے لہرایا مگر سامنے کوئی نہیں آیا۔

ٹھیک ہے تم ایسے بات نہیں مانو گے بہت دن سے دیکھ رہا ہوں تم شرارت سے باز نہیں آرہے اب کیوں کے مجھے یہاں سے جاتے ہووے تمہارا علاج کر کے جاؤں گا ۔ورنہ تم ایسے ہی یہاں رہنے والوں کو تنگ کرتے رہو گے۔

سبحان نے غصے سے کہا اور اٹھ کر وضو کر کے تسبیح پر کوئی جاپ شروع کر دیا۔۔

دو منٹ بھی نہ گزرے تھے جب ایک سہمی ہوئی آواز آئی مولوی صاحب۔

سبحان نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو کمرہ بدستور خالی تھا۔

آواز پھر سے آئی میں یہاں ہوں مولوی صاحب۔

آپکے قدموں میں۔

سبحان کے پیروں میں ایک خوبصورت سی کم عمر لڑکی بیٹھی تھی جس کی آدھی سے زیادہ پنڈلیاں ننگی تھیں۔

وہ باریک کالی ساڑھی میں ملبوس تھی۔

ماتھے پر بندی تھی

لمبے بال کندھوں پر جھول رہے تھے۔

سبحان نے لاحول پڑھا۔

اور گرج کر بولا دور ہٹ کر بیٹھو۔

کون ہو تم اور کیا چاہتی ہوں

میں آپ کی غلام ہوں مولوی صاحب آپ سے پریم کرتی ہوں وہ اپنے معصوم چہرے پر بے بسی لا کر بولی

سبحان نے ہاتھ بڑھا کر اچانک اسے بالوں سے جکڑ لیا۔

اور کچھ پڑھ کر اس پر پھونک ماری۔

وہ درد سے چیخ اٹھی بلبلا اٹھی پھونک مارتے ہی اسکا کی شکل بدلنے لگی۔

بہت بھیانک شکل تھی اسکی لمبے دانت ہونٹ لٹک کر ٹھوڑی تک آ رہا تھا۔

آنکھیں ابل کر باہر کو نکلی ہوئی تھیں سبحان کی جگہ کوئی کمزور دل اور عام انسان ہوتا تو بیہوش ہو جاتا۔

وہ ایک خوبصورت لڑکی سے ایک بہت ہی خطرناک چڑیل کی شکل میں بدل چکی تھی

اور اب سبحان کے چنگل میں تھی

www.novelsclubb.com

واسطے ترلے کر رہی تھی مگر سبحان نے اسکی کسی بات پر کان نہیں دھرا اور اپنا ورد جاری رکھا جیسے سبحان اس پر دم کرتا وہ بلبلا اٹھتی

مولوی صاحب آپکو آپکے اللّٰہ کا واسطہ ہے چھوڑ دو مجھے۔

تجھے تیرے آخری نبیؐ کا واسطہ مجھے چھوڑ دو سبحان کی گرفت ڈھیلی پڑھ گئی اس نے اسے چھوڑ دیا چڑیل نے بھاگنے کی کوشش کی مگر ناکام ہو گئی

وہ بے بسی سے پھڑ پھڑا کر رہ گئی

تم جب تک اپنی حقیقت نہیں بتاؤ گی اس جگہ سے ایک انچ بھی نہیں حل سکتی اس لئے فورن بتاؤ ورنہ ساری زندگی کے لئے اسی جگہ محصور رہو گی اگر تم میرے آقا علیہ سلام حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کا واسطہ نہ دیتی تو میں تمہیں جلا کر رکھ کر دیتا۔

بتاتی ہوں مولوی صاحب

میں ایک پکھی واس قبیلے کے جن سردار کی بیٹی ہوں۔

ہم جنوں کے بہت سارے بچے ہوتے ہیں مگر میرے پتا.جی کے دو ہی بچے تھے میرا نام ریکھا اور میرے چھوٹے بھائی کا نام سنیل ہے۔

پھر میرے چچا نے بغاوت کی اور میرے پتا.جی سے سرداری چھن گئی۔

اور میرے پتا.جی کو بندی بنا لیا خوش نصیبی سے میں اور میرا بھائی کسی طرح وہاں سے جان بچا کر امر سر سے پاکستان بھاگ آئے

ہم یہاں کسی اچھے اور محفوظ جگہ کی تلاش میں تھے

جب میرے بھائی سنیل کی نظر زوبیہ پر پڑی وہ گلاب کے پودے کے پاس شام کے وقت بیٹھی میرے بھائی کو اس سے سچا پریم ہو گیا تھا وہ اس سے ویواہ کرنا چاہتا۔

سب ٹھیک جا رہا تھا مگر پھر تم چلے آئے وہ غصے اور بے بسی سے گھور کر سبحان کو دیکھنے لگی۔

جب تم نے یہاں پاؤں رکھا تھا میں نے اور سنیل نے تب ہی جان لیا تھا تم ہی وہ

آدم زاد ہو جو ہمیں قابو کر سکتے ہو۔

میں نے ہر وقت تمہاری نگرانی شروع کر دی تھی۔

مجھے ایک مناسب موقعے اور وقت کا انتظار تھا کہ جب تم اپنے رب کی یاد سے خود کو

غافل کر و اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکوں۔

مگر تم ہر وقت حالت وضو میں رہتے تھے۔

اور اپنے خدا کی یاد میں مصروف۔

میں ساری ساری رات تمہاری کھڑکی سے لگی کھڑی رہتی تھی۔

پھر ایک دن تم کچھ پڑھ رہے تھے

جسے سن کر مجھ پر عجیب سی کیفیت طاری ہو گی میری سمجھ سے باہر تھا مجھے کیا ہو رہا

تم جیسے وہ وہ کلام پڑھ رہے میرا دل میرے ہاتھوں سے نکلنے لگا۔

پھر میں نے تمہارا دھیان بھٹکانے کے لئے کمرے کی چیزوں سے چھیڑ چھاڑ شروع کی مگر تم اس قدر ڈوب کر پڑھ رہے تھے۔

کے تمہیں خبر تک نہیں ہوئی

پھر میری نظر تمہارے چہرے پر پڑی اور میں دل ہار بیٹھی

ہر آدم زاد جسم کا بھوکا ہے

میں نے تم پر بھی وہی حربے ازمانے کا سوچا پہلے میں تمہاری موت بن کر آئی تھی

مگر پھر تم سے پریم کر بیٹھی۔

مگر جب تم نے زوبیہ کو میرے بھائی سے آزاد کیا اور ایسے منتر کے کے میرا بھائی

اس کے قریب تک نہیں پھٹک سکتا۔

تو میں تم سے بدلہ لینے آئی تھی مگر تم نے پہچان لیا۔

سبحان نے

www.novelsclubb.com

خاموشی سے اسکی ساری بات سنی اور پھر جلال سے بولا

انسان اور جنات کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔

اور جسم کے بھوکے اور ہوس زدہ وہی ہوتے ہیں جو رب سے کنارہ کشی کرتے ہیں۔

جو نماز اور صبر شکر کو ہر حال میں اپنائے ہووے رہتے ہیں میرا رب کبھی اسے تنہا نہیں چھوڑتا۔

اور میرا رب معاف کرنے کو پسند کرتا ہے

اگر تم دونوں بہن بھائی وعدہ کرو کے کسی انسان کو دوبارہ تنگ نہیں کرو گے تو میں تمہیں معاف کرکے آزاد کردونگا ورنہ دونوں کی اسی جگہ قید کرکے چلا جاؤں گا۔

وہ رونے لگی اور بولی مجھے اور میرے بھائی کو معاف کردیا جائے۔

سبحان نے کہا بلاؤ اپنے بھائی

پھر دونوں سے

قسم لی اور آزاد کر دیا۔

مگر وہ جانے کی بجائے وہی کھڑی رہی

سبحان نے وجہ پوچھی تو بولی مولوی جی۔

جب سے میں نے آپکی کلام سنی ہے

میرا دل کرتا ہے بار بار سنوں اگر آپ اجازت دیں تو میں کبھی کبھار آپ سے کلام سننے آسکتی ہوں۔

سبحان نے اجازت دی تو دونوں غائب ہو گئے۔

''''''*''''

*****'''''******'''''*****''''''''**''''''******

*

وہ جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھی

نماز کے بعد اسنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی یارب مجھے اپنی پناہ میں رکھنا بغض سے حسد سے بے راہ روی سے

شیطان کے وسوسے سے اور نماز کی دوری سے

یارب میں نے تجھ سے دوری اختیار کی اور مجھ پر گندی طاقتیں مسلط ہو گی میرے رب مجھے معاف کرنا اور میری آنے والی زندگی میں سکون اور خوش حالی دیناز و بیہ اب ٹھیک تھی

پورا گھر دلہن کی طرح سجا ہوا تھا آج اسکا نکاح تھا اس کے منگیتر سے جس نے سب جانتے ہووے بھی اسے نہیں چھوڑا تھا ہر جگہ ہر قدم اسکے ساتھ رہا اور ہمت بڑھای اور آخر ایک سال کے بعد ز و بیہ نے اسے اقرار کی نوید سنا کر شاداب کر دیا تھا۔

*****''''''****''''''**''''''******''''''''''*****''''

***

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سیرت نے ریحان کو فیڈ کروا کر سلایا اور خود سلے ہووے کپڑے سمیٹ کر تہ لگانے لگی

دروازہ کب سے بج رہا تھا۔

سیرت نے بڑی سی چادر لپیٹی اور دروزے پر جا کر پوچھا کون ہے۔

سیرت میں ہوں سبحان

اندر سناٹا سا چھا گیا تھا

سیرت دروازہ کھولو سیرت جو خوشی سے بت بنی کھڑی تھی جلدی سے دروازہ کھولا

www.novelsclubb.com

۔

سبحان کو لگا تھا وہ ناراض ہو گی مگر وہاں کسی بھی ناراضگی کا شاہبہ تک نہیں تھا۔

مسرت تھی اور لوٹ کر آنے والے کے لئے مسکراھٹ سبحان نے دروازہ اندر سے بند کیا اور اپنی دونوں بانہیں سیرت کے لئے پھیلادی

ریکھا اور سنیل نے سبحان سے اسلامی تعلیمات کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا اور اچھے جن بن کر سبحان کے ساتھ انسانوں کی بھلائی کے کام میں لگ گئے تھے

سبحان کا سفر اب بھی جاری تھا کیوں کے بہت ساری زوبیہ جیسی لڑکیاں تھیں جن کو سبحان نے شیطانوں سے بچانا تھا۔۔۔

😂 ختم شد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com